32

ہفت روزہ
لاہور

ندائے خلافت

www.tanzeem.org

تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا
34واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

یکم تا 7 ربیع الاوّل 1447ھ/ 26 اگست تا یکم ستمبر 2025ء

اس شمارے میں

روحانی نہیں، شیطانی مشن!

آزادی کے تقاضے اور ہمارا طرزِ عمل

گریٹر اسرائیل کا مشن: روحانی یا شیطانی؟

رسول اکرم ﷺ کی پیروی: اللہ تک پہنچنے کا راستہ

ہزار موجوں کی ہو کشاکش......

پاکستان اور ریاست مدینہ کی فکری بنیاد

ظلم کا خاتمہ اور عدل کا قیام

ظلم کسی بھی حالت میں قابلِ قبول نہیں ہے۔ ظالم فرد ہو یا جماعت، عوام ہوں یا حکومت، ظلم کا ساتھ کسی صورت میں بھی نہیں دیا جا سکتا۔ ظالم کے ساتھ تعاون کرنے والا بھی اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے نزدیک ظلم میں برابر کا شریک ہے۔ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس کسی نے حق کو دبانے کے لیے باطل کا ساتھ دیا، اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے اُس سے برأت و بے زاری کا عام اعلان ہے۔'' (سنن نسائی)

صحابیٔ رسول ﷺ حضرت عمر بن سعد رضی اللہ عنہ نے اسلام کی کتنی خوشنما تعریف کی ہے! فرماتے ہیں ''اسلام ایک ناقابلِ شکست فصیل ہے اور مضبوط دروازہ! اسلام کی فصیل اس کا عدل و انصاف ہے اور اس کا دروازہ حق و صداقت! اگر یہ فصیل گر جائے اور یہ دروازہ ٹوٹ جائے تو اسلام مغلوب ہو جائے گا۔ جب تک سلطان مضبوط ہو گا، اسلام غالب رہے گا اور سلطان کی مضبوطی تلوار اور کوڑے کی بدولت نہیں ہوتی بلکہ اس کی مضبوطی کا راز حق و انصاف اور عدل و مساوات میں پنہاں ہے۔''

سچی بات یہ ہے کہ جس قوم میں ظلم و ستم عام ہو جائے، وہ ہر لحاظ سے پستی میں مبتلا ہو جاتی ہے اور جس قوم میں عدل و انصاف کا بول بالا ہو وہ ہر میدان میں سرخرو ہوتی ہے۔

سید عمر تلمسانیؒ
شہید المحراب عمرؓ بن خطاب

مسجدِ اقصیٰ کی حرمت اور فلسطینی مسلمانوں کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں!

الہدیٰ

ڈاکٹر اسرار احمدؒ 1146

اللہ تعالیٰ تمام جانداروں کا رازق ہے

سُورۃُ العَنکبُوت — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — آیات: 60 تا 62

وَ کَاَیِّنۡ مِّنۡ دَآبَّۃٍ لَّا تَحۡمِلُ رِزۡقَہَا ٭ۖ اَللّٰہُ یَرۡزُقُہَا وَ اِیَّاکُمۡ ۫ۖ وَ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۶۰﴾ وَ
لَئِنۡ سَاَلۡتَہُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ سَخَّرَ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ لَیَقُوۡلُنَّ اللّٰہُ ۚ فَاَنّٰی یُؤۡفَکُوۡنَ ﴿۶۱﴾
اَللّٰہُ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖ وَ یَقۡدِرُ لَہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۶۲﴾

آیت:۶۰ ﴿وَکَاَیِّنۡ مِّنۡ دَآبَّۃٍ لَّا تَحۡمِلُ رِزۡقَہَا ٭ۖ﴾ ’’اور کتنے ہی جاندار ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے۔‘‘
﴿اَللّٰہُ یَرۡزُقُہَا وَاِیَّاکُمۡ ۫ۖ وَہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۶۰﴾﴾ ’’اللہ انہیں بھی رزق دیتا ہے اور وہ تم لوگوں کو بھی دے گا‘ اور یقیناً وہ سب کچھ سننے والا‘ سب کچھ جاننے والا ہے۔‘‘

تمہارے رزق کا ذِمّہ دار اللہ تعالیٰ خود ہے‘ لہٰذا اس کے لیے تم اللہ پر توکّل کرو اور اُس کے سوا کسی اور کی طرف مت دیکھو۔ دنیا میں کبھی کسی کے بارے میں ایسا مت سوچو کہ وہ ناراض ہو گیا تو تمہاری ضروریات کا کیا بنے گا۔ وہ اپنے ہر بندے کے حالات سے باخبر رہتا ہے‘ کیا اُسے خبر نہ ہوگی کہ میرا فلاں بندہ اِس وقت بھوکا ہے؟ کیا اُسے معلوم نہ ہوگا کہ میرا فلاں وفادار تمام اسباب کو ٹھکرا کر مجھ پر توکّل کیے بیٹھا ہے؟ بلاشبہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ اُس نے کس محتاج کی حاجت روائی کا کیا بندوبست کرنا ہے اور کس بندے کی ضرورت پوری کرنے کے لیے کسے وسیلہ بنانا ہے----- اگلی آیات میں خطاب کا رُخ پھر مشرکینِ مکّہ کی طرف ہے۔

آیت:۶۱ ﴿وَلَئِنۡ سَاَلۡتَہُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ لَیَقُوۡلُنَّ اللّٰہُ ۚ﴾ ’’اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) اگر آپ اُن سے پوچھیں کہ کس نے پیدا کیا ہے آسمانوں اور زمین کو اور کس نے مسخر کیا ہے سورج اور چاند کو؟ تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے!‘‘
﴿فَاَنّٰی یُؤۡفَکُوۡنَ ﴿۶۱﴾﴾ ’’تو پھر یہ لوگ کہاں سے لوٹا دیے جاتے ہیں!‘‘

آیت:۶۲ ﴿اَللّٰہُ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖ وَیَقۡدِرُ لَہٗ ؕ﴾ ’’اللہ ہی رزق کشادہ کرتا ہے جس کے لیے چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اور (جس کے لیے چاہتا ہے) اُسے نپا تلا دیتا ہے۔‘‘
﴿اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۶۲﴾﴾ ’’یقیناً اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔‘‘

درس حدیث

تین بدنصیب اشخاص

عَنۡ اَبِیۡ ہُرَیۡرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ((ثَلَاثَۃٌ لَا یُکَلِّمُہُمُ اللّٰہُ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ، وَلَا یُزَکِّیۡہِمۡ، وَلَا یَنۡظُرُ اِلَیۡہِمۡ، وَلَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ: شَیۡخٌ زَانٍ، وَمَلِکٌ کَذَّابٌ، وَعَائِلٌ مُسۡتَکۡبِرٌ)) (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں فرمائیں گے اور نہ ہی اُنہیں پاک کریں گے، اور نہ ہی اُن کی طرف نظر رحمت سے دیکھیں گے، اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہوگا، بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ، متکبر فقیر۔‘‘

ادار یہ
رضاء الحق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روحانی نہیں، شیطانی مشن!

گزشتہ دنوں اسرائیل کے چینل آئی 24 کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل کے وزیراعظم نتن یاہو نے کہا کہ وہ عظیم تر اسرائیل (گریٹر اسرائیل) کے ویژن کو بہت قریب محسوس کرتا ہے۔ اُس نے خود کو ایک ''تاریخی'' اور روحانی مشن'' پر قرار دیا۔ اُس کا کہنا تھا کہ ''وہ دنیا بھر کے یہودیوں کی نسلوں کی نمائندگی کررہا ہے جو یہاں (مقبوضہ فلسطین) آنے کا خواب دیکھتے ہیں۔'' حقیقت یہ ہے کہ نتن یاہو کی باقی لاف زنی ایک طرف، اُس کا یہ کہنا کہ وہ دنیا بھر کے یہودیوں کو مقبوضہ فلسطین میں لاکر آباد کرنے کا داعی ہے، اُن تمام مسلم خصوصاً عرب ممالک کے منہ پر ایک زناٹے دار تھپڑ سے کم نہیں جو آج بھی ''دو ریاستی حل'' کا ترانہ پڑھتے تھکتے نہیں۔ کیونکہ دنیا بھر سے یہودیوں کو اس خطے میں لاکر آباد کرنے کا ایک مطلب یقیناً گریٹر اسرائیل کا قیام ہے، تو دوسری طرف اس کا مطلب فلسطینیوں کو اُن کے علاقوں سے نکال باہر کرکے دنیا بھر سے لائے گئے یہودی آبادکاروں کو ناجائز طور پر بسانا بھی ہے۔

''عظیم تر اسرائیل'' (گریٹر اسرائیل) سے نتن یاہو کی مراد 1902ء میں بابائے صہیونیت تھیوڈور ہرزل کی شائع ہونے والی کتاب ''Altneuland'' (Old-New Land) ہے، جس میں (اُس وقت کے مطابق) تفصیلی نقشوں اور بارڈروں کے ذریعے گریٹر اسرائیل کے خدوخال پیش کیے گئے ہیں۔ تھیوڈور ہرزل کے منصوبہ اور نتن یاہو کے ''روحانی'' نہیں ''شیطانی'' مشن کے مطابق، گریٹر اسرائیل میں درج ذیل علاقے شامل ہوں گے: مقبوضہ مغربی کنارہ، محصور بلکہ تباہ حال غزہ، گولان کی پہاڑیوں سمیت شام کا ایک حصہ، مصر کا جزیرہ نما سینا، لبنان، اردن، ترکی کا کچھ حصہ، یمن کی سمندری پٹی، متحدہ عرب امارات، عراق کا دریائے فرات تک کا حصہ اور سعودی عرب کے بعض علاقے۔ یہود ان جغرافیائی حدود کو یہودی ریاست اسرائیل کی بائبل میں موجود سرحدیں (Biblical Boundaries) قرار دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اُن کے اِس خواب کی حقیقت اتنی ہی صائب ہے جتنی اُن کی تحریف شدہ آسمانی کتب اور صحیفے۔ یقیناً بنی اسرائیل کی تاریخ میں وہ دور بھی گزرا ہے جب انہیں تمام جہان والوں پر فضیلت دی گئی تھی۔ ''اے اولادِ یعقوب! یاد کرو میرے اُس انعام کو جو میں نے تم پر کیا اور یہ کہ میں نے تمہیں فضیلت دی تھی اہلِ عالم پر۔'' (البقرہ: 122) (بقول جدید یہودیوں کے Chosen People of the Lord) اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اللہ کے رسول حضرت داؤد علیہ السلام کے دور میں ارضِ فلسطین کو اُس دور کی اُمتِ مسلمہ کی حیثیت میں بنی اسرائیل کے حوالے کردیا گیا تھا: ''اے برادرانِ قوم! اس مقدس سرزمین میں داخل ہوجاؤ جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دی ہے۔'' (المائدہ: 21)۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے کلامِ اطہر کے ذریعے ہی اس کی شرط بھی مقرر کردی تھی۔ ''اور زبور میں ہم نصیحت کے بعد یہ لکھ چکے ہیں کہ زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے۔'' (الانبیاء: 105) بنی اسرائیل کی تاریخ اللہ تعالیٰ اور اُس کے نبیوںؑ و رسولوںؑ کی حکم عدولی بلکہ اُن کے قتل تک سے اٹی پڑی ہے۔ قرآنِ پاک کی سورۃ البقرہ کے پانچویں رکوع سے شروع ہوکر پندرھویں رکوع کے اختتام تک (یعنی 10 رکوع مسلسل) اللہ تعالیٰ اپنے بے پناہ فضل وکرم کے علی الرغم بنی اسرائیل کے کالے کرتوتوں کے باعث اُن

ہفت روزہ — لاہور

ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

یکم تا 7 ربیع الاول 1447ھ — جلد 34
26 اگست تا یکم ستمبر 2025ء — شمارہ 32

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: رضاء الحق

مجلس ادارت: • فرید اللہ مروت • محمد رفیق چودھری • وسیم احمد باجوہ • خالد نجیب خان

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

''دارالاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 800 روپے
بیرون پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

پر تفصیلی فردِ جرم عائد کر کے اُنہیں چنیدہ اُمت سے معزول کر کے مغضوب علیھم قرار دیتا ہے۔ اُن کی جگہ محمد عربی ﷺ کی اُمت کو انسانیت کے لیے تا قیامِ قیامت چنیدہ اُمت قرار دیا گیا۔ اُمت محمد ﷺ کے ذمے لگایا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دین کو قائم و نافذ کرکے نہ صرف اپنا فرضِ منصبی پورا کریں بلکہ تمام انسانیت پر اتمامِ حجت بھی کر دیں۔ تحویلِ قبلہ سے متعلق آیات اور نبی اکرم ﷺ کا سفرِ معراج میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت کرانا اس Change of Guard کی قوی ترین حجتیں ہیں کہ اب اُمتِ وسط بنی اسرائیل نہیں بلکہ نبی اُمی محمد کریم ﷺ پر ایمان لانے والی اُمتِ مسلمہ ہوگی۔ رہا معاملہ یہود و نصاریٰ کا تو اُن کے نصیب میں مسلمانوں کی ہر نماز کی ہر رکعت میں غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ٹھہرا۔

واپس آتے ہیں نتن یاہو کے ”تاریخی“ اور ”روحانی“ مشن کی طرف۔ غیروں کے ملکوں اور اداروں سے کیا گلا، مسلم ممالک کا اس شیطانی بیان پر ردِعمل ملاحظہ فرمائیں: اردن کی وزارت خارجہ نے نتن یاہو کے بیان کو ”خطرناک اور اشتعال انگیز کشیدگی قرار دیا ہے جو ریاستوں کی خودمختاری کے لیے خطرہ اور اقوام متحدہ کے چارٹر کی خلاف ورزی ہے۔“ فلسطینی انتظامیہ (محمود عباس) نے ان بیانات کو ”فلسطینی عوام کے جائز حقوق کی خلاف ورزی“ اور ”ایک خطرناک اشتعال انگیزی اور کشیدگی“ قرار دیا، جو ”علاقائی سلامتی کے لئے خطرہ ہے۔“ قطر کی وزارت خارجہ کا کہنا تھا کہ یہ بیانات ”قابض حکام کے تکبر، بحرانوں اور تنازعات کو ہوا دینے“ اور ”ریاستوں کی خودمختاری کی کھلم کھلا خلاف ورزی پر مبنی نقطہ نظر“ کی عکاسی کرتے ہیں۔ سعودی عرب نے ”توسیع پسندانہ خیالات اور منصوبوں“ کو مسترد کر دیا اور ”فلسطینی عوام کے سرزمین پر اپنی آزاد، خودمختار ریاست قائم کرنے کے تاریخی اور قانونی حق“ کا اعادہ کیا۔ عرب لیگ نے اسرائیل کے ”جارحانہ اور توسیع پسندانہ رجحانات“ کی مذمت کرتے ہوئے متنبہ کیا کہ وہ ”اجتماعی عرب قومی سلامتی کے لئے سنگین خطرہ“ ہیں۔ پاکستان کے دفترِ خارجہ نے اپنے بیان میں کہا کہ ”پاکستان اسرائیلی قابض قوت کے حالیہ بیانات کی شدید مذمت کرتا ہے اور انہیں مکمل طور پر مسترد کرتا ہے، جن میں نام نہاد گریٹر اسرائیل کے قیام کا حوالہ دیا گیا ہے اور غزہ سے فلسطینیوں کو زبردستی بے دخل کرنے کے منصوبے ظاہر کیے گئے ہیں۔“ ”یہ بیانات اسرائیل کی جانب سے قبضے کو مستحکم کرنے اور امن کی کوششوں کو نظرانداز کرنے کے ارادے کو ظاہر کرتے ہیں۔“ پاکستان نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ ”فوری طور پر اقدام کرے تاکہ خطے میں مزید عدم استحکام کو روکا جا سکے اور فلسطینی عوام کے خلاف جرائم کا خاتمہ کیا جا سکے۔“ پاکستان نے تمام ممالک سے اپیل کی کہ وہ ”ایسے اشتعال انگیز تصورات کو دوٹوک انداز میں مسترد کریں، جو بین الاقوامی قانون، اقوام متحدہ کے منشور کے اصولوں اور متعلقہ قراردادوں کی صریح خلاف ورزی کے مترادف ہیں۔ پاکستان فلسطینی عوام کے حق خودارادیت اور 1967ء سے قبل کی سرحدوں پر مبنی آزاد ریاستِ فلسطین کے قیام کی حمایت کا اعادہ کرتا ہے، جس کا دارالحکومت القدس الشریف ہو۔“

نتن یاہو کے اس قدر عریاں بیان پر بھی عرب اور دیگر مسلم ممالک نے روایتی زبانی جمع خرچ سے آگے بڑھ کر اسرائیل کے خلاف عملی کارروائی کا ذکر بھی زبان پر لانے کی ”جرأت نہ“ کی؟ البتہ اسرائیل کے ساتھ سفارتی اور تجارتی تعلقات پر حرف نہیں آنے دیا گیا۔ مصر اور اُردن نے ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل کو پانی، خوراک اور بجلی کی ترسیل جاری رکھی۔ متحدہ عرب امارات، بحرین، عمان، سوڈان اور مراکش میں سے کسی نے اسرائیل کے ساتھ تعلقات منقطع نہیں کیے۔ ترکیہ جو اسرائیل کے ساتھ تجارت کرنے والا شاید سب سے بڑا مسلم ملک ہے، اس نے چند اشیاء کی اسرائیل سے برآمد پر پابندی اور کچھ کی برآمد میں کمی کے اعلان کے سوا کوئی بڑا عملی قدم نہیں اٹھایا۔ 2023ء میں ترکیہ اور اسرائیل کی باہمی تجارت کا حجم 6.8 ارب ڈالر تھا، جس میں سے 76 فیصد ترکی کی برآمدات پر مشتمل تھا۔ ترکیہ کے 7 اکتوبر 2023ء کے بعد کے بعض اقدامات نے اسرائیل کے ساتھ تجارت کو کم تو کیا ہے، لیکن آج بھی غزہ پر بمباری کرنے والے اسرائیلی ٹینکوں، لڑاکا طیاروں، بحری بیڑوں، ڈرونز اور دیگر مشینری کے لیے خام تیل کی اسرائیلی ضرورت کو ایک بڑی حد تک ترکیہ پورا کرتا ہے۔

اسی دوران اسرائیلی وزیر خزانہ بیزلیل سموترچ نے مقبوضہ مغربی کنارے میں 3 ہزار 4 سو گھروں (فلسطینیوں سے چھینی زمین پر صہیونی آبادکاریوں) کی تعمیر کی حمایت کرتے ہوئے وزیراعظم نتن یاہو سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مغربی کنارے (یہودیہ وسامریہ) کا اسرائیل سے الحاق کرے۔ یہ تعمیرات مشرقی یروشلم کے قریب مقبوضہ علاقے ای ون میں کی جائیں گی، گویا مسلم ممالک کا ترانہ ”دو ریاستی حل“ کا ڈھکوسلہ اور دجل تو گیا کوڑے کے ڈھیر میں!

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ کم و بیش 57 مسلم ممالک میں بسنے والے 2 ارب مسلمان مسجد الاقصیٰ کی پکار پر لبیک کہیں۔ قرآن کو اپنا امام بنائیں۔ سیرت وسنتِ رسول ﷺ کو دانتوں سے پکڑ لیں۔ تاریخ اسلامی کا بغور مطالعہ کریں اور اس سے سبق سیکھیں۔ جولائی 1099ء میں صلیبیوں نے القدس شریف کو مسلمانوں سے چھین لیا تھا۔ 1187ء میں سلطان صلاح الدین ایوبی ؒ نے معرکہ حطین میں صلیبیوں کو شکست فاش دے کر ارضِ فلسطین کو دوبارہ آزاد کروایا۔ 1099ء سے 1187ء کے دوران ہونے والے واقعات، مسلمانوں کی جدوجہد، اُس دور کے سیاسی معاملات، وفاداری اور بے وفائی کی داستانوں کا مطالعہ کریں۔ یقین جانیے، اُن 88 سالوں کے دوران جب بیت المقدس پر صلیبیوں کا قبضہ رہا، آج کے دور کا عکس بھی صاف نظر آئے گا۔

ہماری پستی اور ذلت و خواری کی اصل وجہ ہی یہ ہے کہ ملکی اور عالمی دونوں سطحوں پر ہم نے مسلکی اختلافات سے بلند ہو کر اسلامی نظام کے نفاذ کو ہدف نہیں بنایا۔ پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا تھا اور اُس کی بقاء، سلامتی اور سالمیت بھی اسلامی نظام کے نفاذ میں ہی مضمر ہے۔ یہی معاملہ عالمی سطح پر بھی ہے۔ ایک طرف سعودی عرب ہے تو دوسری طرف ایران۔ اسرائیل، امریکہ اور بھارت کے ابلیسی اتحاد ثلاثہ کو شکست دینی ہے تو آپس میں اتفاق اور حقیقی ایمان کی بنیاد پر قائم ایک اسلامی اجتماعیت کا قیام ناگزیر ہے جو معمولی ملکی مفادات کو تج کرکے ایک بڑے مشن کے لیے کام کرے۔ غزہ سمیت دنیا بھر کے مظلومین کی اخلاقی، معاشی اور عسکری مدد کرے۔ ظالموں کو اُن کے ظلم سمیت جڑ سے اُکھاڑ پھینکے۔ اللہ کا ایسے نظام کو قائم کرنے کی جدوجہد کرنے والوں سے وعدہ ہے کہ ”اور نہ کمزور پڑو اور نہ غم کھاؤ اور تم ہی سربلند رہو گے اگر تم مؤمن ہو۔“ (آل عمران: 139) اور ”اے اہل ایمان! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور وہ تمہارے قدموں کو جما دے گا۔“ (سورۃ محمد: 07)

اللہ تعالیٰ پاکستان سمیت دنیا بھر کے مسلم ممالک کی حکومتوں اور مقتدر حلقوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آزادی کے تقاضے اور ہمارا طرزِ عمل

(قرآنی تعلیمات کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کے 15 اگست 2025ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

خطبۂ مسنونہ اور تلاوتِ آیاتِ قرآنی کے بعد!

14 اگست کا دن ہمارے ملک میں اور بیرونِ ملک بھی پاکستانیوں نے جشن آزادی کے طور پر منایا۔ بعض لوگوں نے پورا ہفتہ لانگ ویک اینڈ کے طور پر منایا اور کچھ سیر و تفریح کے مواقع کے طور پر ان دنوں کو استعمال کرتے رہے۔ لیکن جشن منانے کے اس سارے عمل کے دوران ہمیں وہ مقصد کہیں نظر نہیں آیا جس کے تحت اس مملکت خداداد کے حصول کی تحریک چلائی گئی، عظیم تر قربانیاں پیش کی گئی تھیں اور ہندوؤں کی تمام تر مخالفت کے باوجود رمضان کی 27 ویں شب کو یہ ملک اللہ نے عطا کیا تھا۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

’’اور یاد کرو جبکہ تم تھوڑی تعداد میں تھے اور زمین میں دبا لیے گئے تھے، تمہیں اندیشہ تھا کہ لوگ تمہیں اُچک لے جائیں گے، تو اللہ نے تمہیں پناہ کی جگہ دے دی اور تمہاری مدد کی، اپنی خاص نصرت سے اور تمہیں بہترین پاکیزہ رزق عطا کیا، تاکہ تم شکر ادا کرو۔‘‘ (الانفال:26)

یہ آیت اس تناظر میں نازل ہوئی جب مکہ میں مسلمان اقلیت میں تھے اور اُنہیں ظلم و جبر کے تحت دبا لیا گیا تھا، لیکن ڈاکٹر اسرار احمدؒ اس کی ایک تاویلِ عام مسلمانانِ ہند کے تناظر میں بھی پیش کیا کرتے تھے۔ قرآن بہر حال پوری انسانیت کے لیے کتابِ ہدایت ہے لہٰذا اس میں ہمارے لیے بھی سبق ہے۔ خود اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

﴿لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ كِتٰبًا فِیْهِ ذِكْرُكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۱۰﴾ (الانبیاء) ’’(اے لوگو!) اب ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب نازل کر دی ہے اس میں تمہارا ذکر ہے، تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟‘‘

مولانا سید ابو الحسن علی ندویؒ فرماتے تھے کہ ہمارے اسلاف اس قرآن حکیم کو ایک آئینے کے طور پر لیتے تھے اور اپنی تصویریں اس میں تلاش کرتے تھے، اگر اچھی لگتی تو اللہ کا شکر ادا کرتے تھے اور مزید کی توفیق مانگتے تھے اور اگر قابل اصلاح پہلو سامنے آتا تو پھر اپنی اصلاح کرتے تھے۔ اس معنی میں یہ قرآن ایک زندہ کلام ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: جب میں اللہ سے باتیں کرنا چاہتا ہوں تو نماز میں کھڑا ہوتا ہوں لیکن جب میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے کلام کرے تو میں قرآن مجید پڑھتا ہوں۔ لہٰذا یہ قرآن ہم سب کے لیے قیامت تک کے لیے رہنمائی ہے۔ قرآنی آیات کی تاویل خاص اسی تناظر میں کی جاتی ہے جس میں وہ نازل ہوئی تھیں لیکن

مرتب: ابو ابراہیم

تاویل عام میں موجودہ دور کے حالات میں بھی رہنمائی لی جا سکتی ہے۔ جن حالات میں تحریک پاکستان کا آغاز ہوا وہ کچھ ایسے ہی تھے جیسے مکہ میں مسلمانوں کو درپیش تھے۔ ہندوستان میں بھی مسلمان اقلیت میں تھے اور خدشہ تھا کہ ہندو اکثریت اور انگریزوں کے گٹھ جوڑ کے ذریعے انہیں دبا لیا جائے گا یا مٹا دیا جائے گا۔ پوری دنیا میں سیکولرازم کا ڈنکا بج رہا تھا اور کہا جا رہا تھا کہ ریاست اور مذہب کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیے۔ ان حالات میں تحریک پاکستان کا نعرہ تھا: ’’پاکستان کا مطلب کیا: لا الٰہ الا اللہ۔‘‘ مسلمانانِ برصغیر کا مطالبہ تھا کہ ہمیں ایک علیحدہ سرزمین چاہیے جہاں ہم اپنی زندگیاں اسلام کے سنہری اصولوں کے مطابق گزار سکیں جبکہ ہندو اکثریت ہندوستان کی تقسیم کے خلاف تھی، لیکن تمام تر مخالفتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ہماری خواہش کو پورا کیا اور ایک علیحدہ وطن عطا کر دیا۔ اب بندگی کا تقاضا تھا کہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے اور اس وطن میں اسلام کو غالب اور نافذ کرتے۔ امام راغب اصفہانیؒ فرماتے ہیں: ’’شکر دل سے بھی ہوگا، زبان سے بھی ہوگا، اپنے پورے وجود سے بھی ہوگا۔‘‘ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تو شکر کے طور پر اپنی پوری زندگیاں دین کے غلبے کے لیے وقف کر دیں اور اللہ کے نبی ﷺ کے مشن کو روئے زمین پر پھیلایا۔ اس کے برعکس ہم نے کیا کیا؟ جس عہد کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ سے ملک حاصل کیا تھا اُس عہد سے ہی پھر گئے، اللہ کے دین سے بے وفائی اور غداری کی۔ اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

’’اے اہل ایمان! مت خیانت کرو اللہ سے اور رسول (ﷺ) سے اور نہ ہی اپنی (آپس کی) امانتوں میں خیانت کرو جانتے بوجھتے۔‘‘ (الانفال:27)

یہ آیت نازل تو مکہ مکرمہ کے تناظر میں ہوئی تھی لیکن محسوس یہ ہوتا ہے کہ گویا عین ہمارے اس طرزِ عمل پر تنبیہ کی گئی ہے۔ ہم نے ہی جانتے بوجھتے اللہ سے عہد کر کے پھر خیانت کی۔ مسلم شریف کی روایت ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: منافق کی چار نشانیاں ہیں: جب بات کرے گا تو جھوٹ بولے گا، جب وعدہ کرے گا تو خلاف ورزی کرے گا، امانت میں خیانت کرے گا، جب جھگڑا کرے گا تو گالیاں دے گا۔ یہ سب آج ہمارا قومی مزاج بن چکا ہے۔ جو جس قدر بڑے عہدے پر ہے وہ اتنا ہی زیادہ خائن ہے، سیاستدان وعدے کچھ اور کرتے ہیں لیکن اسمبلی میں جا کر مغرب کا ایجنڈا پورا کرتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت نے وعدہ خلافی نہیں کی لہٰذا اللہ تعالیٰ نے انہیں رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کا سرٹیفیکیٹ دیا۔

ہمیں بھی اللہ تعالیٰ نے انہی جیسے حالات سے نکال کر ایک علیحدہ وطن دیا تھا لیکن ہم نے خیانت کی، اللہ کے دین سے ہی منہ موڑ لیا۔ جشن آزادی مناتے ہوئے جو ہوائی فائرنگ کی گئی اس کی وجہ سے کتنے گھر اُجڑ گئے، کتنے بچے یتیم ہو گئے، ایک گورنر سٹیج پر کھڑے ہو کر ٹھمکے لگا رہا تھا، کیا یہ ملک اس لیے حاصل کیا تھا؟ کہتے ہیں کہ سوا گھنٹے آتش بازی کر کے ریکارڈ قائم کر دیا۔ کیا قوم کا پیسہ اس طرح برباد کرنا خیانت نہیں ہے؟ کیا پاکستان ان عیاشیوں کے لیے لیا تھا؟ ہمارے باپ دادا نے اس قدر عظیم قربانیاں صرف اس لیے دی تھیں کہ آئندہ نسلوں کو فلموں، ڈراموں، بے پردگی، بے حیائی اور ناچ گانے کے ذریعے اخلاق باختہ کر دیا جائے؟ آج ہمارا پورا معاشی نظام اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کی بنیاد پر کھڑا ہے، پورا سیاسی نظام اللہ سے بغاوت پر مبنی ہے، پورا معاشرتی نظام اللہ کے دین سے سرکشی پر آمادہ ہے۔ شادی بیاہ کے مواقع پر دیکھ لیں، کن خرافات اور غیر شرعی کاموں میں قوم ملوث ہوتی ہے، کس طرح کی بے پردگی اور مخلوط ماحول میں ناچ گانا اور بے حیائی کا طوفان ہوتا ہے۔ کیا اس لیے اللہ نے پاکستان عطا کیا تھا؟ ہمیں تو بچپن سے یہ پڑھایا گیا تھا: ''پاکستان کا مطلب کیا: لا الٰہ الا اللہ''۔ علامہ اقبال نے فرمایا تھا اگر ہمیں علیحدہ خطۂ زمین مل گیا تو دورِ ملوکیت میں اسلام کے چہرے پر جو بدنما داغ پڑ گئے تھے انہیں دھو کر اسلام کا ایک اصولی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔ اقبال نے فرمایا تھا۔

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرہن اس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے

ساری زمین ہمارے لیے مسجد بنائی گئی ہے، اس ساری زمین پر اللہ کے دین کو قائم کرنا اللہ کے رسول ﷺ کا مشن ہے۔ قائداعظم اور علامہ اقبال کا خواب پاکستان کو عہد حاضر کی اسلامی فلاحی ریاست بنا کر دنیا کے سامنے ایک نمونہ پیش کرنا تھا۔ پاکستان ہماری منزل نہیں بلکہ نشانِ منزل ہے۔ لیکن آج ہماری ترجیحات میں دین شامل ہی نہیں ہے۔ اگلی آیت میں فرمایا:

''اور جان لو کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں اور یہ کہ اللہ ہی کے پاس ہے بڑا اجر۔'' (الانفال:28)

قارون کا واقعہ قرآن میں بیان ہوا، پوری قوم اُس نے اپنے ذاتی مفادات کے لیے بیچ دی تھی۔ آج ہمارا بھی یہی حال ہے، اپنے بیوی بچوں کے بہتر مستقبل کے نام پر پوری قوم کا پیسہ ہڑپ کیا جا رہا ہے، ملکی مفادات کا سودا کیا جا رہا ہے، بیوروکریٹس کی ملک سے باہر بڑی بڑی جائیدادیں نکل رہی ہیں، جزیرے خریدے جا رہے ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''ایک وقت آئے گا جب قومیں تم پر اس طرح ٹوٹ پڑیں گی جس طرح کھانے پر دعوت دی جاتی ہے۔'' پوچھا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا اُس وقت ہم تعداد میں کم ہوں گے۔ فرمایا: ''تم تعداد میں بہت زیادہ ہو گے مگر حیثیت سمندر کے جھاگ کی مانند ہو گی، تمہارا رعب دشمن کے دل سے اُٹھ جائے گا اور تمہارے دل میں وہن ڈال دیا جائے گا۔ پوچھا گیا: وہن کیا ہے؟ فرمایا: ((حب الدنیا و کراھیۃ الموت))۔'' (ابوداؤد)

آج دنیا سے محبت اور موت سے نفرت کی وجہ سے پوری دنیا میں اُمت پر ذلت اور رسوائی مسلط ہو چکی ہے۔ ہم سب اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھ سکتے ہیں کہ کیا ہم موت کے لیے تیار ہیں؟ کیا آخرت کی جوابدہی کے احساس ہمارے دلوں میں ہے؟ کیا اللہ کا دین ہم سب عوام، حکمرانوں، مقتدر حلقوں کی ترجیحات میں شامل ہے؟ نام نہاد جمہوریت کو بچانے کے لیے دینی سیاسی جماعتیں بھی فوراً متحرک ہو جاتی ہیں، کیا اللہ کے دین کے لیے بھی تحریک چلانے کا سوچا ہے؟ معلوم ہوا کہ دین ترجیحات میں شامل نہیں ہے۔ صرف مال اور دنیا ہماری ترجیح میں ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا کا مال و دولت اور اولاد تمہارے لیے آزمائش ہیں۔ جبکہ آخرت میں ہمیں اپنا اپنا حساب دینا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

﴿وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ۝﴾ (سورۃ مریم)

''اور قیامت کے دن سب کے سب آنے والے ہیں اُس کے پاس اکیلے اکیلے۔''

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سامنے ہم نے ایک ایک کر کے پیش ہونا ہے۔ اگر اللہ کے رسول ﷺ پوچھیں گے کہ میرا خون تو دین کے لیے طائف کی گلیوں میں اور اُحد کے میدان میں بہا ہے، اپنے پیارے صحابہ ؓ کی لاشیں اُٹھائی ہیں، میرے گھر میں دو دو مہینے تک چولہا نہیں جلتا تھا، تم نے اس دین کے لیے کیا کیا ہے؟ تو اس وقت ہمارے پاس کیا جواب ہو گا؟ مسلم حکمرانوں کو فکر ہے امریکہ ناراض نہ ہو جائے، ٹرمپ ناراض نہ ہو جائے، اللہ ناراض ہوتا رہے، اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے ساتھ جنگ جاری رہے، بے حیائی کا طوفان چلتا رہے، ظلم اور جبر کا نظام چلتا رہے تو کوئی پرواہ نہیں ہے۔ کیا اسی مقصد کے لیے پاکستان حاصل کیا تھا۔ زیر مطالعہ آیات میں آگے فرمایا:

﴿وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝﴾ (الانفال)

''اور یہ کہ اللہ ہی کے پاس ہے بڑا اجر۔''

اگر ہم اللہ کے دین کے ساتھ وفا کریں گے، اللہ کے نبی ﷺ کے مشن کے لیے اپنی زندگیاں کھپائیں گے تو اس کا اجر ہمیں آخرت کی دائمی کامیابی کی صورت میں ملے گا۔ لیکن اس دنیا میں بھی ہمارے مسائل کم ہو جائیں گے۔ جیسا کہ آگے فرمایا:

''اے اہل ایمان! اگر تم اللہ کے تقویٰ پر برقرار رہو گے تو وہ تمہارے لیے فرقان پیدا کر دے گا اور دور کر دے گا تم سے تمہاری برائیاں (کمزوریاں) اور تمہیں بخش دے گا۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔''

اس احساس کے ساتھ زندگی بسر کرنا کہ میرا اللہ مجھے دیکھ رہا ہے اور میں نے اپنے ہر عمل کا حساب دینا ہے، تقویٰ کہلاتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تقویٰ دل میں ہوتا ہے۔ (صحیح مسلم) یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر ہم تقویٰ پر قائم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے گناہ بخش دے گا، ہماری کمزوریاں دور کر دے گا اور ہمیں حق و ناحق، جائز و ناجائز کا فرق سمجھا دے گا۔

آج ہم انفرادی سطح پر بھی اور قومی سطح پر کنفیوژ ہیں، سمجھ نہیں آ رہی کہ اپنے مسائل کو کیسے حل کریں۔ جس قوم کے پاس قرآن ہو، اللہ کے رسول ﷺ کی سنت ہو وہ کبھی کنفیوژ ہو سکتی ہے؟ مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے دلوں میں اللہ کا خوف نہیں ہے، ہمارے حکمرانوں اور مقتدر لوگوں کے دلوں میں خدا کا خوف نہیں ہے۔ انہیں اپنی کرسی اور اقتدار کا خوف ہے، امریکہ کا خوف ہے لیکن اللہ کا خوف نہیں ہے۔

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نو امیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟

جب اللہ کا خوف دل میں پیدا ہو گا تو سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

78 برس ہو گئے، ہم امریکہ کو چھوڑنے کو تیار نہیں ہیں، بیڑا غرق کر دیا ہم نے اپنے ملک کے سیاسی اور معاشی نظام کا۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

''اور جس نے میری یاد سے اعراض کیا تو یقیناً اُس کے لیے ہو گی (دنیا کی) زندگی بہت تنگی والی اور ہم اُٹھائیں گے اُسے قیامت کے دن اندھا (کر کے)۔ وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! تُو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا ہے؟ جبکہ میں (دنیا میں) تو بینائی والا تھا۔ اللہ فرمائے گا کہ اسی

طرح ہماری آیات تمہارے پاس آئیں تو تم نے اُنہیں نظر انداز کر دیا' اور اسی طرح آج تمہیں بھی نظرانداز کر دیا جائے گا۔'' (طٰہٰ:124 تا126)

یہاں ذکر سے مراد قرآن ہے۔ جس نے قرآن کو چھوڑا اس کی معیشت بھی تنگ ہو جائے گی، آج ہم اسی وجہ سے IMF اور امریکہ کے غلام بنتے چلے جارہے ہیں، ان کی تمام شرائط کو مان کر اپنے ملک کی سیاسی، معیشت اور معاشرت کا بیڑا غرق کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی خبردار کر دیا تھا:

﴿وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۭ﴾ (البقرۃ:120) ''اور (اے مخاطب)! ہرگز راضی نہ ہوں گے تم سے یہودی اور نہ نصرانی جب تک کہ تم پیروی نہ کرو ان کی ملت کی۔''

ہماری حکومتیں چاہے سول ہوں یا فوجی IMF سے قرض لے کر خوش ہوتی ہیں اور وکٹری کے نشان بنائے جاتے ہیں، گویا وہ اعلان کر رہے ہوتے ہیں کہ ہم اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے ساتھ جنگ جاری رکھیں گے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ اعلان کر رہا ہے کہ جو میرے قرآن سے منہ موڑے گا اُس کی معیشت تنگ ہو جائے گی۔ یہ حکم مسلمانوں کے لیے ہے ورنہ دولت تو فرعون، قارون اور شداد کو بھی ملی تھی، کافر کے لیے صرف دنیا ہے جبکہ مومن کے لیے اگر تقویٰ اختیار کرے تو دنیا و آخرت دونوں ہیں۔

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی

جس طرح مسلم اُمہ باقی قوموں میں خاص ہے، اسی طرح پاکستان دیگر مسلم ممالک میں خاص ہے کیونکہ یہ واحد ملک ہے جو جدید دور میں اسلام کے نام پر بنا ہے۔ باقی کسی مسلم ملک نے دعویٰ نہیں کیا، ہم نے دعویٰ کیا تھا کہ ہم یہاں اسلام کو نافذ و غالب کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (آل عمران) ''اور تم ہی سربلند رہو گے اگر تم مومن ہوئے۔''

اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ کسی کو پنج وقتہ نماز کے لیے آتے ہوئے دیکھو تو اُس کے ایمان کی گواہی دو۔ اسی طرح آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہے جس کی حرکتوں سے اُس کا پڑوسی محفوظ نہیں۔ مسلمان کی تعریف یہ ہے: جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ ان کسوٹیوں پر آج ہم اپنے آپ کو پرکھ سکتے ہیں کہ ہم ایمان والے ہیں یا نہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: مومن وہ ہے جس کو دیکھ کر اللہ یاد آئے۔ کیا آج ہمیں دیکھ کر کسی کو اللہ یاد آتا ہے؟ صرف داڑھی رکھ لینے اور جبہ و دستار پہن لینے سے مومن نہیں بن جاتا۔ کردار و عمل دیکھ کر اللہ یاد آئے گا۔

اسی طرح اجتماعی سطح پر ہمارے مسائل حل نہیں ہوں گے جب تک ہم اجتماعی مسائل کی اصل جڑ کو نہیں پکڑیں گے اور وہ جڑ یہ ہے کہ ہم نے اللہ کے دین سے بے وفائی کی ہے، اس کا ازالہ کریں، رب کے حضور اجتماعی توبہ کریں اور جس وعدے پر یہ ملک حاصل کیا گیا تھا اس کو پورا کریں۔ اسلام نافذ ہوگا تو اللہ کی رحمتیں بھی نازل ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ۭ﴾ (المائدہ:66) ''اور اگر انہوں نے قائم کیا ہوتا تورات کو اور انجیل کو اور اس کو جو کچھ نازل کیا گیا تھا ان پر ان کے رب کی طرف سے' تو یہ کھاتے اپنے اوپر سے بھی اور اپنے قدموں کے نیچے سے بھی۔''

یہ سابق اُمت کی بات ہو رہی ہے لیکن اس میں سبق ہمارے لیے بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ زمین و آسمان سے رزق کے دروازے کھول دیتا ہے جب اُس کے بندے اُس کے دین کے ساتھ مخلص ہو جاتے ہیں۔ یہ اصول اُن کے لیے ہے جو مسلمان ہونے کے دعویدار ہیں ورنہ کافروں کے لیے تو دنیا جنت ہے، لیکن آخرت کا دائمی خسارہ ہے۔ مسلمان کو اگر دنیا و آخرت کی کامیابی چاہیے تو اُسے اللہ کے دین کے تابع ہونا ہوگا۔ اللہ کے دین کو اپنی ذات، اپنے گھر، اپنے خاندان، اپنے معاشرے، اپنی سیاست، اپنی عدالت، اپنی معیشت اور اپنی معاشرت سمیت زندگی کے تمام گوشوں میں نافذ کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اُدْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً ۠﴾ (البقرۃ:208) ''اسلام میں داخل ہو جاؤ پورے کے پورے۔''

اس مقصد کے لیے ہم نے پاکستان لیا تھا لیکن آج اس ذلت، رسوائی، انتشار اور تباہی کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اللہ سے کیا ہوا عہد پورا نہیں کیا۔ اللہ کے دین سے بے وفائی اور غداری کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کبھی زلزلوں کے ذریعے، کبھی سیلابوں کے ذریعے اور کبھی تباہ کن بارشوں کے ذریعے جھنجھوڑتا ہے کہ ہم باز آجائیں اور اللہ کے دین کی طرف رجوع کر لیں۔ جو حالات آج ہماری قوم کے ہیں، اللہ تعالیٰ خود فرما رہا ہے:

''کیا ابھی وقت نہیں آیا ہے اہل ایمان کے لیے کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد کے لیے اور اُس (قرآن) کے آگے کہ جو حق میں سے نازل ہو چکا ہے؟ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی' جب ان پر ایک طویل مدت گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے۔ اور ان کی اکثریت اب فاسقوں پر مشتمل ہے۔'' (الحدید:16)

یہ سب آزمائشیں اور مصائب اس لیے ہیں کہ ہم قرآن کے سامنے جھک جائیں، یعنی اللہ کے احکامات پر عمل پیرا ہو جائیں۔ یہ کوئی معمولی کتاب نہیں ہے۔ اس کے بارے میں اللہ نے فرمایا: ﴿لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰي جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ﴾ (الحشر:21) ''اگر ہم اس قرآن کو اُتار دیتے کسی پہاڑ پر تو تم دیکھتے کہ وہ دب جاتا اور پھٹ جاتا اللہ کے خوف سے۔''

لیکن کیا قرآنی احکامات کی خلاف ورزیوں پر ہمارے دلوں میں کوئی حرکت ہوتی ہے؟ اللہ کی نافرمانیوں کو دیکھتے ہوئے بھی کبھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں؟ کم از کم 13 اگست کی رات اور 14 اگست کے دن جو کچھ ہمارے ملک میں ہوتا ہے، اس سے تو نہیں لگتا کہ ہمارے دل میں اللہ کا خوف بھی ہے، کیا ان کھیل تماشوں اور اللہ کی نافرمانیوں کے لیے لاکھوں کروڑوں مسلمانوں نے اپنے گھر بار لٹائے تھے اور اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے تھے؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ یروشلم کا چارج لینے گئے تو قریبی ساتھیوں نے مشورہ دیا کہ تھوڑا کپڑوں کو ٹھیک کر لیجئے۔ آپؓ نے فرمایا: عمر کو عزت کپڑوں کی وجہ سے نہیں ملی، اسلام کی وجہ سے ملی ہے۔ اسی طرح ہمیں بھی اگر عزت ملی ہے، علیحدہ وطن ملا ہے تو اسلام کی وجہ سے ملا ہے، اگر اسلام کے ساتھ وفا کریں گے تو آئندہ بھی عزت ملے گی اور اگر اسلام سے بے وفائی کریں گے تو دنیا و آخرت دونوں میں ذلیل و خوار ہوں گے۔

﴿اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝﴾ (سورۃ محمد) ''اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور وہ تمہارے قدموں کو جما دے گا۔''

یہی تنظیم اسلامی کی بنیادی دعوت ہے کہ اللہ کی بندگی اختیار کرو، اللہ کی بندگی کی دعوت دو، اور دین کے نفاذ کے لیے اجتماعی جدوجہد کرو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو، خصوصاً ہمارے حکمرانوں اور مقتدر لوگوں کو بھی ہدایت عطا فرمائے۔ آمین!

❁❁❁

ایک وقت تھا کہ اسرائیل کے خلاف بولنے پر ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے خلاف امریکہ میں آرٹیکلز لکھے جاتے تھے لیکن آج پوری دنیا میں اسرائیل کے خلاف مظاہرے ہو رہے ہیں: آصف حمید

صہیونی ریاست روحانی مشن پر ہرگز نہیں ہے بلکہ شیطانی مشن پر ہے: ڈاکٹر محمد عارف صدیقی

حماس آخری چٹان ہے، اس کے بعد اسرائیل پاکستان کی جانب بھی بڑھے گا: مصطفیٰ کمال پاشا

گریٹر اسرائیل کا مشن روحانی یا شیطانی؟ کے موضوع پر
پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ میں معروف تجزیہ نگاروں اور دانشوروں کا اظہار خیال

میزبان: وسیم احمد باجوہ

سوال: اسرائیلی وزیراعظم نے اپنے ایک حالیہ انٹرویو میں گریٹر اسرائیل کو تاریخی اور روحانی مشن قرار دیا ہے، آپ یہ بتائیے کہ ظلم اور وحشت پر مبنی یہ گھناؤنا مشن تاریخی اور روحانی کس طرح ہے؟

آصف حمید: عالمی غلبے کا خواب صرف اسرائیل کا نہیں ہے بلکہ بھارت بھی اکھنڈ بھارت کی بات کرتا ہے، گریٹر ایران کی بازگشت بھی کہیں کہیں سے سنائی دیتی ہے، اسی طرح یورپ کا بھی عالمی غلبے کا ایک خواب تھا۔ اس خواب میں سیاسی اور مذہبی عناصر بھی شامل ہوتے ہیں۔ جیسے یہود کا ایک دعویٰ ہے کہ وہ خدا کی پسندیدہ قوم ہے بلکہ وہ خود کو اللہ کا بیٹا کہتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن میں ان کے اس دعوے کو جھٹلایا گیا:

”یہودی اور نصرانی کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے ہیں اور اُس کے بڑے چہیتے ہیں۔ (تو ان سے) کہیے کہ پھر وہ تمہیں عذاب کیوں دیتا رہا ہے، تمہارے گناہوں کی پاداش میں؟ (نہیں) بلکہ تم بھی انسان ہو جیسے دوسرے انسان اس نے پیدا کیے ہیں۔“ (المائدہ:18)

یہود کا یہی وہم اور گھمنڈ انہیں تکبر، غرور اور حسد میں مبتلا کر گیا جس کی وجہ سے انہوں نے اللہ کے نبیوں کو جھٹلایا۔ حالانکہ وہ اللہ کے آخری نبی ﷺ کو پہچان گئے تھے جیسا کہ قرآن میں فرمایا: ﴿یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ﴾ (البقرۃ:146) ”وہ اس کو پہچانتے ہیں جیسا کہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔“ لیکن اس کے باوجود انہوں نے آپ ﷺ کی مخالفت کی اور کہا کہ چونکہ یہ بنی اسماعیل میں سے ہیں اس لیے ہم ان کو نہیں مانیں گے۔ ان کا یہ حسد پہلے دن سے مسلمانوں کے ساتھ ہے۔ اسی وجہ سے انہوں نے حضور ﷺ کے قتل کی سازشیں کیں حق کو چھوڑ کر باطل کو اختیار کیا اور آج تک ان کی یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کو زیر کیا جائے اور اس کے پیچھے ان کا باطل اور شیطانی ایجنڈا کارفرما ہے۔ اس سے قبل انہوں نے اسی طرح حضرت عیسیٰ کا انکار کیا اور اپنے تئیں انہیں سولی پر چڑھا دیا۔ لہٰذا وہ ابھی تک اپنے مسایاح کے انتظار میں ہیں، چونکہ انہوں نے حق کو چھپایا اور باطل کے ساتھی بن گئے لہٰذا وہ دجال کو ہی اپنا مسایاح سمجھ رہے ہیں۔ انہی خطوط پر اپنے بچوں کی بھی تربیت کر رہے ہیں، اُن کا ہر یہودی شہری ہائی سکول سے فارغ ہونے کے بعد عسکری تربیت حاصل کرتا ہے۔ اس لحاظ سے ہر یہودی ریزرو فوجی ہے اور جنگ میں وہ اسرائیل فوج کے ساتھ مل کر لڑتا ہے۔ ان کی کتاب تالمود کے مطابق ان کا مسایاح آئے گا اور پوری

مرتب: محمد رفیق چودھری

دنیا پر حکومت کرے گا۔ اسی مذہبی تناظر میں وہ اپنے منصوبے پر مرحلہ وار آگے بڑھ رہے ہیں۔ خصوصاً نائن الیون کے بعد کہیں دہشت گردی کو پروموٹ کر کے اور کہیں عرب اسپرنگ کے نام پر مسلم حکومتوں کے تختے اُلٹ دیئے۔ شیطانی ایجنڈے پر چلتے ہوئے وہ بچوں پر بھی رحم نہیں کر رہے اور بے دردی سے غزہ کے بچوں کو شہید کیے جا رہے ہیں۔ پوری دنیا کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی ہیں مگر ان کے دل میں رحم نہیں آ رہا۔

سوال: اسرائیل ایک بے رحم اور ظالم و جابر ریاست ہے جو ظلم و دہشت گردی کے ذریعے قائم ہوئی اور اس وقت سے لے کر آج تک اس ریاست کا ظلم و ستم بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ پیغمبروں کی تعلیمات تو ہرگز یہ نہ تھیں، کیا ایسی ظالم ریاست کسی روحانی یا دینی مشن پر ہو سکتی ہے؟

مصطفیٰ کمال پاشا: اسرائیل بنیادی طور پر یہودی ریاست نہیں ہے بلکہ یہ صہیونی ریاست ہے کیونکہ یہ یہودیوں نے نہیں بنائی بلکہ یہ کام صہیونیوں کا ہے۔ یہودیوں کے کئی گروہ آج بھی اسرائیل کے خلاف ہیں اور وہ اسرائیل میں بھی اور یورپ اور امریکہ میں بھی اسرائیلی مظالم کے خلاف مظاہرے کر رہے ہیں۔ اسی طرح نصاریٰ میں سے بھی جو صہیونی عیسائی ہیں وہ اسرائیل کو سپورٹ کرتے ہیں جبکہ غیر صہیونی عیسائی بھی اسرائیل اور اس کے قیام کے خلاف ہیں۔ انہوں نے 18 ہزار فلسطینی بچوں کے نام شائع کر کے یورپ کو بتایا کہ اسرائیل غزہ میں بچوں کو کس طرح نشانہ بنا رہا ہے۔ وہ صہیونی منصوبہ کے خلاف رائے عامہ کو بھی ہموار کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے بھی کئی بار یہ بیان کیا ہے کہ جب دجالیت کے خلاف آخری معرکہ ہوگا تو سچے عیسائی مسلمانوں کے ساتھ کھڑے ہوں گے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کی قیادت کر رہے ہوں گے۔ بیت المقدس عیسائی مذہبی پیشواؤں نے خود حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حوالے کیا تھا اور شرط رکھی تھی کہ یہودیوں کو یروشلم میں داخل نہیں ہونے دیا جائے گا۔ لیکن اسلام کسی کو اپنے مذہب پر عمل کرنے سے نہیں روکتا۔ اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کو صرف بیت المقدس کی زیارت کی اجازت دی لیکن معاہدے میں یہ طے تھا کہ یہودی بیت المقدس میں نہ زمین خرید سکتے ہیں اور نہ ہی مستقل قیام کر سکتے ہیں۔ یہ معاہدہ 1917ء میں بالفور ڈکلیریشن تک قائم رہا جو کہ صہیونیوں نے روتھ چائلڈ اور گولڈ سمتھ جیسے سرمایہ دار صہیونی خاندانوں کے ذریعے دنیا کی حکومتوں کو بلیک میل کر کے حاصل کیا تھا اور اس کے بعد فلسطین میں صہیونیوں کی آبادکاری شروع کی۔ صہیونی تحریک کا بانی تھیوڈور ہرتزل تھا اور یہ ایک روحانی تحریک ہے جس کا نشان ڈیوڈ سٹار ہے۔ حضرت داؤد اور سلیمان علیہم السلام کے دور میں جو اسرائیلی ریاست تھی یہ اُسی کا احیاء چاہتے ہیں۔ تھرڈ ٹیمپل کی تعمیر بھی ان کا خواب ہے جس میں بیٹھ کر ان کا مسایاح دنیا پر حکمرانی کرے گا۔ صہیونی اس کے لیے تیاری کر رہے ہیں۔ مسلمان اور عیسائی بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا

انتظار کر رہے ہیں جو کہ آ کر دجالیت کا خاتمہ کریں گے۔ لیکن صہیونی مسلمانوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک مسلمان ناپاک ہیں جو ان کے مسایاح کو نہیں مانتے۔

سوال: 7 اکتوبر 2023ء سے لے کر اب تک 22 ماہ میں غزہ کھنڈر بن چکا ہے، اہلِ غزہ مکمل طور پر بے گھر ہو چکے ہیں، اس کے باوجود بھی نیتن یاہو اعلان کر رہا ہے کہ غزہ کو مکمل طور پر خالی کروائیں گے۔ اسرائیل کی وار کیبنٹ نے یہ قرارداد بھی پاس کر لی ہے کہ غزہ پر مکمل قبضہ کیا جائے گا۔ کیا غزہ پر قبضہ اتنا ضروری ہے کہ اس کے لیے اہلِ غزہ کا بے دردی سے خون بہایا جا رہا ہے اور جو مسلمان بچ گئے ہیں ان کو بھی لازمی وہاں سے نکالنا ہے؟

ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: سب سے پہلے میں یہ وضاحت کر دوں کہ صہیونی ریاست روحانی مشن پر ہرگز نہیں ہے بلکہ شیطانی مشن پر ہے۔ مغربی اور صہیونی ذہنیت ہمیشہ لفظوں کے ذریعے کھیلتی ہے اور اس کو وہ ری فریمنگ کہتے ہیں۔ جس طرح انہوں نے جہاد کے معنی دہشت گردی کر دیئے، اسی طرح انہوں نے شیطانی مشن کو روحانی مشن قرار دے دیا۔ یہود کے 12 قبائل میں سے شاید ہی کوئی صہیونی ہو۔ صہیونی تحریک کے اصل کرتا دھرتا لوگ یا تو اشکنازی یہودی ہیں یا پھر وائٹ اینگلو سیکسن پروٹیسٹنٹ ہیں۔ یہ دونوں گروہ شیطان پرست تھے۔ ان کے مذہب کا اللہ کے دین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

آج تک اسرائیل کے جتنے بھی وزرائے اعظم اور صدر رہے ہیں وہ سب اشکنازی یہودی تھے۔ عورتوں اور بچوں کا قتل عام روحانی مشن ہرگز نہیں ہو سکتا ہے۔ دراصل یہ شیطانی گروہ ہے جو پہلے بھی عورتوں اور بچوں کے سر کاٹ کر شیطان کے سامنے پیش کرتے تھے۔ جو اصل یہودی ہیں وہ آج بھی اسرائیل کے قیام کے خلاف ہیں۔ گریٹر اسرائیل کا قیام اور اس کے ذریعے عالمی غلبہ صہیونیوں کا خواب ہے اور وہ صرف زمین ہی نہیں چاہتے بلکہ عسکری اور معاشی کنٹرول بھی چاہتے ہیں۔ غزہ کی پٹی بحیرہ روم، مصر اور فلسطین کے درمیان واقعہ ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں اگر اسرائیل کا کنٹرول ہو جائے تو وہ یورپ، افریقہ اور ایشیاء کی تجارت اور معیشت پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ اسی لیے وہ غزہ کو کھنڈر بنا کر اور وہاں سے مسلمانوں کو نکال کر اپنی پورٹس بنانا چاہتا ہے۔ تاہم ایک بات یاد رکھیں کہ اسرائیل خدا نہیں ہے کہ جو کچھ وہ چاہیے گا وہی ہوگا۔ وہ خود کو AI کا خدا کہتا تھا لیکن سارا دعویٰ حالیہ جنگوں میں زمین بوس ہو گیا۔ اس وقت حماس کی موجودگی اس کے لیے نفسیاتی صدمے کا باعث بن چکی ہے۔ حماس کے 8 ہزار مجاہدین نے دنیا کی چوتھی بڑی عسکری طاقت کو 22 ماہ سے نکیل ڈال کر رکھی ہوئی ہے حالانکہ اس کو امریکہ اور یورپ کی طاقتیں بھی سپورٹ کر رہی ہیں۔ اسرائیل کو نفسیاتی شکست ہو چکی ہے۔ اس وقت دنیا کے کئی ممالک نے فلسطین کو علیحدہ ریاست کے طور پر تسلیم کرنے کا عندیہ دے دیا۔ پوری دنیا میں صہیونیت کے خلاف آوازیں اُٹھ رہی ہیں۔ اہل غزہ کی قربانیوں نے فلسطین کے مسئلے کو دوبارہ دنیا میں زندہ کر دیا ہے ورنہ کئی مسلم ممالک تو اسرائیل کو تسلیم کرنے جا رہے تھے اور اکثر مسلم ممالک فلسطین کو بھلا چکے تھے۔ جب تک حماس موجود ہے اور

پاکستان واحد ملک ہے جو اسلام کے نام پر بنا تھا مگر آج یہاں بھی دجالیت اور شیطنت کو پروموٹ کرنے والی تقریبات ہو رہی ہیں اور حکومت خاموش تماشائی بن کر اس شیطنت کو پھیلنے کی اجازت دے رہی ہے۔

اہل غزہ موجود ہیں تب تک وہ گریٹر اسرائیل کے شیطانی ایجنڈے کے راستے میں رکاوٹ بنے رہیں گے۔ اس لیے ہم سب کو مل کر اہل غزہ کا ساتھ دینا چاہیے۔ وگرنہ غزہ کی رکاوٹ اگر دور ہو گئی تو گریٹر اسرائیل کا منصوبہ تیزی سے آگے بڑھے گا اور دیگر عرب ممالک بھی جنگ کی لپیٹ میں آ جائیں گے۔

سوال: پوری دنیا میں اسرائیلی حکومت کے خلاف مظاہرے ہو رہے ہیں، حتیٰ کہ یہودی بھی لاکھوں کی تعداد میں اسرائیل اور امریکہ میں نتین یاہو کے خلاف نکلے ہیں، کیا ان سب مخالفتوں کے باوجود نتن یاہو اپنے عزائم پر قائم رہے گا یا اس کے لیے سیاسی مسائل پیدا ہو سکتے ہیں؟

آصف حمید: پہلی اور دوسری جنگ عظیم میں بھی دونوں طرف اسلحہ فروخت کرنے والے لوگ صہیونی تحریک سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ وہ گروہ ہے جو شیطانی ایجنڈے سے تعلق رکھتا ہے، بقول ڈاکٹر اسرار احمدؒ یہ ابلیس کی نمائندہ قوم ہے۔ اُن کا ایک اپنا منصوبہ ہے لیکن اللہ کا بھی ایک اپنا منصوبہ ہے۔ ایک وقت تھا جب اسرائیل کے خلاف بولنے پر امریکہ میں ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے خلاف آرٹیکل لکھا گیا تھا اور اُن پر اینٹی سیمٹزم کا الزام لگایا گیا تھا۔ اس وقت کوئی ہولوکاسٹ کا ذکر بھی نہیں کر سکتا تھا لیکن آج پوری دنیا میں صہیونیت کے خلاف نفرت اُبھر کر سامنے آ رہی ہے، یہی احادیث میں ہے ایک وقت آئے گا کہ پتھر اور درخت بھی یہودیوں کے خلاف گواہی دیں گے اور مسلمانوں سے کہیں گے کہ میرے پیچھے ایک یہودی چھپا ہے اس کو قتل کرو۔ آج کئی ممالک بھی اسرائیل کے خلاف بول رہے ہیں۔ صہیونیوں کا جو شیطانی ایجنڈا ہے اس کو وہ پورا کرنے کی کوشش کریں گے لیکن آخر میں اللہ تعالیٰ کا منصوبہ ہی کامیاب ہوگا اور دجال کا یہ سارا لشکر دجال سمیت جہنم واصل ہوگا۔ ان شاء اللہ!

سوال: اسرائیلی وزیر اعظم کے بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے عزائم خطرناک ہیں اور اس کے اقدامات سے پوری دنیا کا امن خطرے میں پڑ سکتا ہے، ان حالات میں مسلم اُمہ اور عالمی برادری کو کیا اقدامات کرنے کی ضرورت ہے؟

مصطفیٰ کمال پاشا: اسرائیل نے کہہ دیا ہے کہ غزہ کے مسلمان مصر میں جا کر آباد ہو جائیں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ غزہ پر ہر صورت قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی اللہ کا منصوبہ ہے۔ جیسا کہ اس نے قرآن میں فرمایا:

"اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچی ہے تو وہ لوگ بھی ویسی ہی تکلیف پا چکے ہیں اور یہ دن ہیں جو ہم لوگوں کے درمیان پھیرتے رہتے ہیں اور یہ اس لئے ہوتا ہے کہ اللہ ایمان والوں کی پہچان کرا دے اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہادت کا مرتبہ عطا فرما دے اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔" (آل عمران:140)

ہلاکو خان کے ذریعے مسلمانوں کو جس تباہی کا سامنا ہوا، اس کی وجہ یہی تھی کہ مسلمان بداعمالیوں میں مبتلا ہو گئے تھے۔ پھر اُنہی تاتاریوں میں سے کچھ لوگ اُٹھے اور انہوں نے خلافت عثمانیہ قائم کی۔ پھر عربوں نے غداری کر کے خلافت عثمانیہ کو ختم کیا تو اب انہیں سزا مل رہی ہے۔

سوال: لیکن اللہ تعالیٰ کا جو منصوبہ ہے کہ اللہ کا دین پوری دنیا پر غالب ہوگا اور احادیث میں بھی اس کی پیشین گوئیاں ہیں، گریٹر اسرائیل کا منصوبہ تو اس کے خلاف ہے، پھر اللہ کیوں چاہے گا کہ صہیونی غالب ہو جائیں؟

آصف حمید: روشنی کم ہوگی تو اندھیرا بڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے:

﴿وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴾ (آل عمران) "اور تم ہی سربلند رہو گے اگر تم مومن ہوئے۔"

آج ہم دنیا میں ذلیل و خوار ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم حقیقی مومن نہیں ہیں۔ بے عمل اور بدعمل مسلمان ہیں۔ سارے غلط کام کرنے کے باوجود بھی ہم یہ توقع رکھیں کہ اللہ کی مدد ہمارے ساتھ ہوگی تو یہ ہماری غلط فہمی ہے۔ اس وقت ہم ان کے ہی سودی نظام کو اپنائے ہوئے ہیں، ہمارا سیاسی نظام بھی ان کی تقلید کر رہا ہے، معاشرت کے لحاظ

سے بھی ہم ان کی تہذیب اپنا رہے ہیں۔ لہٰذا ہماری ان غلطیوں کی سزا تو بہر حال ہمیں ملے گی ضرور۔

مصطفیٰ کمال پاشا: پاکستان اس وقت واحد اسلامی ملک ہے جو ایک ایٹمی طاقت رکھتا ہے لیکن اطلاعات کے مطابق یہاں الومیناتی ایجنڈے کے مطابق تقریبات کا انعقاد بھی ہو رہا ہے۔ اگر ہم بھی شیطان کے راستے پر چلیں گے تو اللہ کی رحمتیں کیسے نازل ہوں گی۔

سوال: اس صورت حال سے نکلنے کے لیے ہمیں کیا عملی اقدامات کرنے ہوں گے؟

مصطفیٰ کمال پاشا: اگر ہم چاہتے ہیں کہ اللہ کی ناراضگی کو ہم خوشنودی میں بدلیں تو ہمیں فلسطینیوں کے ساتھ ”بنیان مرصوص“ بن کر کھڑا ہونا پڑے گا۔ یہ پہلا کام ہے جو ہمیں کرنا چاہیے۔ دوسرا اقدام جو ہمیں لازماً کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ ہمیں حماس کو ہر صورت میں بچانا ہوگا کیونکہ حماس آخری چٹان ہے جس کے بعد اسرائیل کی جنگ دوسرے مسلم ممالک سے شروع ہو جائے گی۔ نتن یاہو کہہ چکا ہے کہ اس کے بعد پاکستان کا نمبر بھی آئے گا۔ انہوں نے ہمیشہ پاکستان کو تباہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ 1971ء کی جنگ میں جنرل جیکب کی صورت میں اسرائیل ملوث رہا۔ حالیہ پاک بھارت چار روزہ جنگ میں بھی اسرائیل کا اسلحہ اور ٹیکنالوجی پاکستان کے خلاف استعمال ہوئی۔ لہٰذا اس سے پہلے کہ ہم بھی صیہونی ریاست کے نشانے پر آجائیں ہمیں حماس کو بچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ تیسرا اور اہم اقدام یہ ہے کہ ہم مسلمانوں کو جگائیں، ان کے اندر شعور اور ایمانی جذبہ پیدا کریں۔ ہمارے نیشنل میڈیا پر 90 فیصد وقت فضول قسم کی سیاست اور بے مقصد چیزوں پر صرف ہوتا ہے، اس کے برعکس ہمیں نیشنل میڈیا کو مسلمانوں کو جگانے اور دجالی اور صیہونی فتنوں سے آگاہ کرنے کے لیے استعمال کرنا چاہیے۔ اگر ہم نے یہ کام نہ کیے تو بہت نقصان اٹھائیں گے۔

ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: اسرائیل کی وار کیبنٹ نے غزہ پر قبضے کا جو اجازت نامہ دیا ہے وہ غیر قانونی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ حماس ختم ہونے والی نہیں ہے۔ اسرائیل کے اپنے اخبارات کے مطابق حماس کسی جماعت کا نہیں بلکہ نظریہ کا نام ہے اور نظریہ کبھی ختم نہیں ہوسکتا۔ تیسری بات یہ ہے کہ غزہ پر اسرائیل کا قبضہ عارضی طور پر تو ہوسکتا ہے مگر یہ مستقل نہیں ہوگا۔ فلسطین کی سرزمین ہمیشہ سے فلسطینیوں کی رہی ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ چوتھی بات یہ ہے کہ ہلاکو خان کے ذریعے اگر تباہی ہوئی تو اس وقت کے مسلمانوں کی اپنی غلطیاں تھیں، ان کو ہم غزہ کے مسلمانوں سے نہیں ملا سکتے۔ غزہ میں جتنے بھی مجاہدین شہید ہو رہے ہیں، اکثر حافظ قرآن تھے، وہ بدکردار نہ تھے۔ عربوں کی بدکرداری کی سزا غزہ کے مسلمانوں کو کیسے دی جاسکتی ہے۔ وہ سچے مسلمان ہیں اور اللہ کی راہ میں لڑ رہے ہیں۔ دوسری طرف صیہونی شیطانی نظام کو قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس شیطانی نظام میں رکاوٹ بننے کے لیے پوری دنیا کے مسلمان پہلا کام یہ کریں کہ اسرائیل نواز کمپنیوں کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔ اسرائیل کو سپورٹ کرنے والے ممالک کی مصنوعات کا بھی بائیکاٹ کریں۔ اب یہ جنگ ہمیں دفاعی انداز میں

اس سے پہلے کہ ہم بھی صیہونی ریاست کے نشانے پر آجائیں ہمیں حماس کو بچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ نتن یاہو کہہ چکا ہے کہ اس کے بعد پاکستان کی باری بھی آئے گی۔

نہیں بلکہ جارحانہ لڑنے کا وقت ہے۔ جہاں جہاں صیہونی یا اسرائیلی مفادات ہیں ان کو زک پہنچائیں۔ خدانخواستہ اگر غزہ کے مسلمانوں کو وہاں سے نکال بھی دیا جاتا ہے تو وہ پوری دنیا میں جائیں گے اور اسرائیل کے خلاف نفرت اور جنگ پوری دنیا میں پھیلے گی۔

سوال: نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ کی روشنی میں اس خطے کا یعنی خاص طور پر ارض فلسطین کا مستقبل کیا ہے؟

آصف حمید: فلسطین کی سرزمین وہ خطہ ہے جس کے بارے میں فرمایا گیا:
﴿الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ﴾ (بنی اسرائیل:1) ”جس کے ماحول کو ہم نے بابرکت بنایا“

یہاں سے اللہ کے آخری نبی محمد ﷺ معراج پر گئے اور کم و بیش سوا لاکھ انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت فرمائی۔ قبلہ اوّل بھی وہیں پر ہے۔ اسی سرزمین پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قیام فرمایا۔ کئی لحاظ سے یہ سرزمین بابرکت ہے۔ احادیث کے مطابق آخری زمانے میں حق و باطل کے درمیان معرکہ بھی اسی سرزمین پر ہوگا۔ لہٰذا اس سرزمین کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ حماس سمیت جو لوگ حق و باطل کے معرکہ میں قربانیاں پیش کر رہے ہیں وہ عظیم اجر کے مستحق ہیں۔ لیکن باقی امت کا احوال انتہائی افسوسناک ہے اور اسی وجہ سے یہ ذلت و رسوائی ہے۔ ان حالات میں بھی جبکہ پاکستان اور پوری اُمت سخت آزمائش میں ہے، پاکستان میں ایک ایسی مووی آن ایئر کرنے کی بات ہو رہی ہے جس میں شیطانی ایجنڈے کو پروموٹ کیا جائے گا۔ اسی طرح کی تقریبات بھی منعقد کی جارہی ہیں اور حیرت کی بات ہے کہ ہماری انتظامیہ بھی اس شیطانی ایجنڈے کو روکنے کے لیے کچھ نہیں کر رہی۔ پھر یہ کہ پورنوگرافک بلاسفیمی میں ملوث لوگوں کو بچانے کے لیے بھی ایک طبقہ سرگرم ہے۔ ہمارا یہ منافقانہ طرزِ عمل اللہ تعالیٰ کے شدید عذابوں کو دعوت دینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق و باطل کے درمیان فرقان عطا فرمائے اور ہم اس معرکہ کی تیاری کریں جو احادیث کے مطابق شروع ہونے والا ہے۔

حضرت مہدیؑ جب آئیں گے تو ان کے ساتھ وہ لوگ شامل ہوں گے جو جذبے اور ایمان والے ہوں گے۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید بھی حاصل ہوگی اور کچھ نشانیاں بھی حاصل ہوں گی۔ مثلاً ان سے لڑنے کے لیے ایک لشکر شام سے نکلے گا مگر وہ زمین میں دھنس جائے گا۔ حدیث میں ذکر ہے کہ: میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ سے بچا لیا ہے۔ ان میں سے ایک وہ ہوگا جو ہند کے خلاف لڑے گا اور دوسرا وہ ہے جو عیسیٰ ابن مریم کا ساتھ دے گا۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہم اس جنگ میں کہاں کھڑے ہیں۔ ہم اپنی نسلوں کو کس کے ساتھ کھڑا ہونے کے لیے تیار کر رہے ہیں؟ وہ وقت زیادہ دور نہیں ہے کہ جب بڑی جنگ شروع ہوگی۔

1990ء میں جب ڈاکٹر اسرار احمدؒ یہ حالات و واقعات بیان کرتے تھے تو لوگ یقین نہیں کرتے تھے لیکن آج وہی حالات سامنے نظر آ رہے ہیں مگر اس کے باوجود بھی کچھ لوگ غفلت میں ہیں اور کچھ ایسے بھی بدبخت ہیں جو اسرائیل کو سپورٹ کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج بھی جو صیہونی ایجنڈے کو سپورٹ کرتا ہے وہ غزہ کے معصوم بچوں اور عورتوں کے قتل عام میں برابر کا شریک ہے۔

❁❁❁

قارئین پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

پروگرام کے شرکاء کا تعارف

1۔ آصف حمید: مرکزی ناظم شعبہ سمع و بصر و سوشل میڈیا تنظیم اسلامی پاکستان
2۔ ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: معروف دانشور اور مصنف
3۔ مصطفیٰ کمال پاشا: معروف دانشور اور کالم نگار
میزبان: وسیم احمد باجوہ: نائب ناظم مرکزی شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان

رسول اکرم ﷺ کی پیروی: اللہ تک پہنچنے کا راستہ

طاہر عتیق صدیقی

علامہ اقبال اپنی فارسی نظم رسول اکرم ﷺ کے ایک بند میں فرماتے ہیں:

"اے مسلمان! کیا تو اس محبوب سے واقف ہے، جو تیرے دل میں چھپا ہوا ہے؟ یاد رکھ تیرا دل رسول کی قیام گاہ ہے، حضور ﷺ ہی کا اسم گرامی ہمارے لیے عزت وآبرو کا سرمایہ ہے۔"

ایک مسلمان کا سرمایۂ حیات وافتخار ہی بھلا اس کے سوا کیا ہے۔ وہ رسول ﷺ میزبان سے محبت رکھتا ہے۔ اس کا تو وہ تسمیہ ہی ہیں۔ یہ کہ وہ اُن پر ایمان لایا جو کہ خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں۔ جن کے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ عقیدہ اس کا مقصد زیست بھی ہے اور اسی میں بقا بھی کہ نبی خاتم النبیین ہیں تو اُمتِ مسلمہ اُمت آخرالزماں۔

ہمارا ایمان نبی رحمت سے ایسی محبت کا متقاضی ہے جو ہر چیز سے فزوں تر ہو۔

جیسا کہ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی اُس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے لیے اس کے ماں باپ، اولاد اور دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر محبوب نہ ہوجاؤں۔"

مسلمان محبت کرتا ہے ان رحیم وشفیق رسول ﷺ سے کہ جن کے مقام کے سامنے کائنات کی ہر چیز ہیچ ہے۔ ایک مسلمان کے لیے بھلا یہ کم ہے کہ اُن کا امتی ہے۔ جنہیں خود خالق کائنات نے افضل البشر کا مقام عطا کیا ہے۔ مسلمان شمع رسالت کا پروانہ ہے۔ اسی لو سے جگمگاتا ہے۔ چاروں طرف روشنی سے روشن رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ تمام تعلیمات جو اُن کی طرف سے اس تک پہنچیں یہ اُن کا امین ہے۔ نبی ﷺ کے فرامین ہدایات ورہنمائی کا یہ بہت عظیم ذخیرہ ہمہ پہلو ہے۔ جس میں کارزار حیات کے تمام مسائل واضطرابات کے حکیمانہ اور اطمینان بخش حل پیش کردیئے گئے ہیں۔ راستہ سمجھا دیا گیا۔ مسلمان اسی ہدایت کی روشنی میں جانب منزل گامزن ہے۔ مطمئن ہے کہ وہ مسلمان ہے۔ اس کے نبی ﷺ ہر وقت اس کی نگاہوں کے سامنے اس کے خیال وجذبات میں موجود وتابندہ ہیں۔ اس کی رہنمائی کرتے ہوئے۔

ایک صاحب ایمان گھر میں اپنے بچوں کے درمیان ہو، دوستوں کی مجلس میں ہو، بازار میں خرید وفروخت میں مصروف ہو، دفتر میں کھیت کھلیان میں ہو، عدالت کی کرسی پر ایوان اقتدار ہر جا کہیں ہوئے وہ وقت یاد آتا ہے اور ذمہ داری بھی ہے کہ نبی ﷺ کی تعلیمات کو دوسروں تک پہنچائے جیسا کہ حضور ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: "جو لوگ موجود ہیں وہ اس پیغام کو ان تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں۔"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"تمہارے لیے نبی ﷺ کی زندگی ایک بہترین نمونہ ہے۔" حضور ﷺ نے معاشرے کو امن وسلامتی کی ضمانت دی ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: "مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے لوگ محفوظ رہیں۔" یہ وہ سانچہ ہے جس میں اس کو ڈھلنا ہے۔

رسول ﷺ نے فرمایا کہ مجھے عورت اور یتیم کے حق کی بہت تشویش ہے۔ اور بیٹی کو رحمت قرار دیا۔ اور ایسا دین لائے جس میں عورت کا حق مرد کے حق کے لیے بنیاد قرار پایا۔ اور فرمایا: "گھر والوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور میں اپنے گھر والوں کے ساتھ سب سے اچھا ہوں۔" انہوں نے عدل وانصاف کی ایسی لازوال اور حیرت انگیز مثالیں پیش کیں کہ آج بھی چشم فلک اس کی نظیر دیکھنے کو ترساں ہے۔

جسے دعویٰ ہے کہ وہ مسلمان ہے، اسی راستے پر چلتا ہے۔

میدان جنگ میں جرأت وشجاعت، استقامت اور استقلال کی وہ بے نظیر روایات آپ ﷺ نے قائم کیں کہ آنکھیں چشم تصور میں انہیں دیکھتی ہیں۔ ایک ہی وار میں غزوۂ خندق میں اس بھاری چٹان کا ریزہ ریزہ ہونا جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نہ توڑ سکے۔ روم وفارس کی بادشاہوں کا اس کی چنگاریوں میں بھسم ہوتے اور ارض وسماء کی وسعتوں میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تہلیل ہوتی ان فضاؤں نے دیکھا۔ شعب ابی طالب کی صعوبتوں، ہجرت کی کلفتوں، صلح حدیبیہ کی استعجاب انگیز فتح میں اور فتح مکہ کا وہ تابناک لمحہ جب قافلہ نبوت کے سالار اللہ کی بڑھائی اور عظمت کا اعلان کرتے ہوئے عجز وانکساری وشکر وسپاس کے احساسات سے لبریز امن وایمان اور آشتی واحسان کے پیامبر بن کر مکہ میں داخل ہوئے: "آج رحمت ومحبت کا دن ہے آج کسی سے بدلہ نہیں لیا جائے گا۔" اس پیغام نے گلیوں اور محلوں کو خون سے رنگین کرنے کے بجائے فضاؤں میں حیات جاوداں کو فراواں کردیا۔ خوشیوں اور مسرتوں کی مہکار بکھیر دی۔

اہل ایمان کے زبان وقلب سے آپ ﷺ پر درود وسلام کے زمزمے پھوٹتے ہیں۔ زبانیں درود پاک سے تر رہتی ہیں اور دل آپ ﷺ پر سلام سے دھڑکتا ہے۔ ہر مسلمان کی نبضوں کی ٹک ٹک آپ کی محبت سے رواں دواں رہتی ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی بخیل نہیں جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر آئے اور وہ آپؐ پر درود وسلام نہ بھیجے۔

فدائے اُبّی وامّی۔ ہم ان کے عاجز امتی ہیں۔

انہوں نے نماز سکھائی کہ ہم اپنے رب کے بندے بن جائیں۔ اس کا قرب پالیں۔ اسے پسند آجائیں۔ ہمارا قیام ورکوع اور سجود نجات کا ذریعہ بن جائیں۔ نبی کریم ﷺ اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام نماز کی طرف ہی رجوع کرتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نماز کی وجہ سے گناہوں کو زائل کردیتے ہیں۔" روزوں کو ان کے آداب کے ساتھ ادا کرنے کی تعلیم دی۔ سحر وافطار کی برکتوں اور محاسن سے استفادہ کا سلیقہ سکھایا کہ روزہ رب کریم کے لیے ہے اور وہی اس کا اجر دینے والا ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے اپنے اموال کو پاک کرنے اور معاشرے کی تعمیر میں اس کے کردار کو واضح کیا اور فرمایا: زکوٰۃ پاک کرنے والی چیز ہے یہ تمہیں پاک کردے گی۔ اس کی وجہ سے مال بھی اور انسان بھی پاک صاف اور طیب بن جاتا ہے۔ فرمایا: "زکوٰۃ اسلام کا مضبوط پل ہے۔"

زکوٰۃ کے ذریعے اپنے اموال کو پاک کرنے اور معاشرے کی تعمیر میں اس کے کردار کو واضح کیا۔ حج بیت اللہ، اللہ کی عالمگیر عبادت اور اس کے مناسک سے آراستہ کیا۔ فرمایا: "مقبول حج افضل عمل ہے اور ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے" حتیٰ کہ صدقات وخیرات اور ان کی برکات وافادیت غرض یہ کہ تمام ہی تعلیمات فرائض

واخلاق و آداب ہماری تربیت و تشویق کے لیے باہم پہنچائیں۔ نوافل کے ذریعے انہیں مزید مزین کرنے کی جانب متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ سجدوں کی کثرت کے ذریعے میری مدد کرو تاکہ آپ ﷺ کا دست دعا وشفاعت اللہ کے حضور مسلمان کے حق میں باریاب ہوجائے۔

معلم آفاقی ﷺ نے ہمیں دعا کا سلیقہ اور آداب سکھائے کہ اگر اللہ کے ہاں اپنی دعا کی قبولیت کے خواہش مند ہوتو عجز و نیاز اختیار کرو، حلال کھاؤ، حلال پیو اور حلال پہنو۔ رسول ﷺ کے اور احسان ہی ہم پر کیا کم تھے کہ ہمارا غم اُنہیں مسلسل کھاتا رہا۔ فرمایا کہ تم ہر اس کھوہ میں ضرور گرو گے جس میں یہود گرے۔ تمہاری دولت سے محبت اور دنیا سے رغبت تمہیں کمزور ہی نہیں کرے گی بلکہ جہاد سے بھی دور کردے گی۔ اسے تمہارے لیے ناپسندیدہ بنادے گی۔ اور تمہاری حیثیت دشمن کے لیے پرِکاہ سے زیادہ نہیں ہوگی۔

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

امت کا غم انہیں اس طرح کھائے جارہا تھا کہ قرآن کو گواہی دینی پڑی: ’’تمہارے پاس ایک رسول آچکے ہیں تمہاری ہی جنس سے ہیں جنہیں تمہاری مضرت کی بات گراں گزرتی ہے اور تمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں۔ ایمانداروں کے ساتھ بڑے شفیق اور مہربان ہیں۔‘‘ (التوبہ)

نبی ﷺ کی اپنی امت کے لیے رحمت مودت، محبت و الفت اور شفقت و رافت کو دیکھ کر ہی قرآن نے اسے اللہ کا احسان عظیم قرار دیا ہے: ’’اللہ نے مومنوں پر احسان کیا کہ اُن میں ایک ایسا رسول ﷺ اٹھایا جو ان کے سامنے اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے، انہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت سمجھاتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے۔‘‘ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو معلم، مربی، مزکی بنا کر بھیجا اور ساتھ ہدایت کی کہ جو ’’آپ ﷺ دیں، لے لو اور جس چیز سے روکیں رک جاؤ۔ حضرت علامہ اقبال اپنی ایک فارسی نظم ’’حق کے لیے ہجرت کی دعوت‘‘ میں فرماتے ہیں:

ترجمہ: اگر حضور ﷺ سے سچی محبت کا مدعی ہے تو آپ ﷺ کی پوری پیروی کر اور اس پیروی پر پختہ ہو جا تاکہ تیری کمند تجھے اللہ تعالیٰ تک پہنچادے گویا ہادی اور پیشوا کی صحیح اور کامل پیروی وہ کمند ہے جو مسلمان کو اللہ تعالیٰ تک پہنچاتی ہے۔

❁ ❁ ❁

کارِ تریاقی

ہزار موجوں کی ہو کشاکش......

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

پاکستان اس وقت شدید موسمی تھپیڑوں کی زد میں ہے۔ فلیش فلڈ، (اچانک تیز سیلابی ریلے، شدید طغیانی)، بادل پھٹنے، جس سے موسلا دھار بارش گرج چمک کے ساتھ لاکھوں لیٹر پانی برسا کے خوفناک مظاہر نے جابجا جانی نقصان، املاک کی تباہی کے ہولناک مناظر لا کھڑے کیے۔ بونیر میں بالخصوص بھاری چٹانوں کے بڑے بڑے تودے آن گرے۔ گاؤں دب گیا۔ تیز پانی میں لاشیں بہہ گئیں۔ اموات کے علاوہ لاپتگی کی اذیت مزید ہے۔ خاندانوں کے خاندان اجڑ گئے۔ ’گلگت بلتستان‘ میں گلیشیر پھٹنے سے یہی سب ہوا۔ بونیر میں نقصانات زیادہ ہوئے۔ درخت تنکوں کی طرح اچھلتے تھے۔ پورا محلہ بہہ گیا۔ صرف ایک مسجد وہاں پانی پتھروں کی زد میں نہ آئی۔ پانی راستہ بدل کر گزر گیا۔ مسجد اپنے مکینوں، قریبی گھروں کے تحفظ کا سامان بنی۔ سلامتی صرف اس حصے میں رہی، باجوڑ، بٹگرام، شانگلہ، مانسہرہ ہر جگہ پانی کے ریلے تھے۔ خوفناک گرج چمک، کالے گھٹا بادل، قہر آمیز طوفانی ہوائیں اور ان میں گھرے سہمے انسان!

مت بھولیے کہ عین مشرف کی طرح کے مساجد کے خلاف آپریشن کے تہیے اور پھر لال مسجد کا سا جزوی اقدام مدنی مسجد اسلام آباد میں جس طرح ہوا، وہ (مسجدِ اقصیٰ کے تناظر میں) اللہ کے غضب کو پکارنے والا تھا۔ غزہ کی طرح مسجد پہلے اموال، سازوسامان پر ڈھا دی گئی۔ اب شہریوں نے اپنی مدد آپ کے تحت پھاوڑوں سے جو صفائی کھدائی شروع کی تو قرآن، دینی کتب کی الماریاں، نماز کی صفیں، پنکھے، قرآن کے شہید صفحات برآمد ہورہے ہیں۔ 50 مساجد پر اس ارادے کا اظہار۔ باجوڑ آپریشن کی تیاری۔ بادل بلاسبب نہیں پھٹے، سیلابی ریلے یونہی تو نہیں چڑھ دوڑے، گلیشیر کا سینہ بلاوجہ تو نہیں پھٹ پڑا، فلسطینیوں کے قاتلوں سے دوستی بھی اللہ کی ناراضگی کا سامان ہے۔ ہوش کے ناخن لیں!

خوف کی دوسری قسم وہ ہے جو دو سال ہونے کو آئے غزہ کو اپنی لپیٹ میں لیے ہے۔ یہ دیکھئے ایک کم عمر لڑکی جو جبالیہ میں پانی بھر کر لا رہی تھی اسے اسرائیلی ڈرون نے نشانہ بنایا۔ بھاری بھرکم نام والا جاسوس ڈرون، جو فوجی کارروائی سے پہلے دشمن کی پوزیشن، فوجی اہمیت کے ٹھکانوں کا کھوج لگاتا ہے! یہ کس دشمن کا پیچھا کر رہا ہے؟ شہری آبادی میں ایک معصوم بچی کا جو بم، گرنیڈ نہیں، پینے کا پانی لیے جارہی تھی، اس کا لقمہ بنی! یہ جو دھڑا دھڑ صحافی مارے جارہے ہیں اور ’الجزیرہ‘ کی پریس ٹیم ختم کی جارہی ہے، وہ اسی لیے کہ وہ ایسے حقائق مع ثبوت سامنے لے آتی ہے۔ یوں تو امریکہ کی بھرپور پشت پناہی سے اسرائیل کو ڈر کس کا ہے! 34 امریکی کانگریس ممبران اسرائیل کی میزبانی کا لطف اٹھانے ان حالات میں انہی دنوں وہاں عیش و طرب منا رہے تھے۔ امریکہ سے باہمی تعاون برائے فلسطینی قتل عام کا عکاس! اسرائیلی وزیر خزانہ بزلیل سموٹریچ نے کہا: ’’اسرائیل ہر اس ملک کے خلاف اقدام کرے گا جو فلسطین کو تسلیم کرے گا۔‘‘ فلسطین کا تصور دفن کردو۔ یقینی بناؤ کہ ستمبر تک یورپی ممالک کے لیے تسلیم کرنے کو کچھ باقی نہ رہے۔ یعنی غزہ مکمل تباہ کردو۔

اگرچہ قرآن سورۃ الحشر، الاحزاب میں غزوۂ بنونظیر، بنوقریظہ پڑھاتا ہے۔ مگر ہم ان پڑھ نابلد ہیں اپنی ایمانی نصابی کتاب سے۔ جبکہ فلسطینی حفاظِ قرآن ہیں بڑی تعداد میں! الجزیرۃ کے صحافی ختم کرنے کی مہم کے ساتھ اب اسرائیلی فوج کا سرکاری اعلان ہے: صابرہ اور زیتون کے علاقے پر حملے کا جو غزہ سے فلسطینیوں کی مکمل بے دخلی، خدانخواستہ خاتمے کا اعلان ہے۔ وہاں 300 گھر تباہ کر دیئے۔ کوئی میڈیا کوریج اب نہیں ہے! جب القسام کہہ اٹھے: اے ہماری امت! ہم تمہارے خلاف حجت ہیں تمہارے حق میں نہیں۔ اللہ تم میں سے ہر اس کو کبھی معاف نہ کرے جس نے غزہ کو تنہا چھوڑ دیا اور بزدلی دکھائی۔ محمد بانیہ نے کہا: ’غزہ شہر تباہ کن حالات کا سامنا کر رہا ہے۔ دھمکیاں، (فاقے)، بمباریاں سہہ رہا ہے۔ ہمارے ساتھ آگے کیا ہوگا کون سے المیے ہمیں مزید دیکھنے ہیں! مگر اے دنیا! غزہ ڈھے گیا تو اس کے بعد باری ہے قاہرہ، عمان کی۔ کہانی آگے بڑھے گی، گریٹر اسرائیل کی۔ وہ تمہاری سرحدیں روند کر آگے بڑھے گی۔‘ حماس نے تیزی سے بگڑتے حالات پر متوجہ کرتے کہا: ’غزہ پر نسل کشی اور نئی جبری بے دخلی کی لہر کا اعلان مہیب جنگی جرم اور عالمی قوانین کی مکمل نفی ہے۔ گریٹر اسرائیل منصوبہ پوری عرب دنیا کے لیے خطرہ ہے۔ حماس مزاحمت میں امت کی پہلی دیوار ہے۔ یہ منہدم کرکے آگے کا راستہ کھل جائے گا۔ آگے دوستی کے پردے میں ہماری تباہی ہے۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے مسلمانو
تمہاری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں!

خدانخواستہ۔

ہم نے دو سال غزہ پر ہر حکومت کی بلا استثناء شراکت اور ظالمانہ خاموشی دیکھی ہے۔ اگر احادیث میں بالآخر یہود کا مکمل صفایا مذکور نہ ہوتا تو ہم یہی حتمی سمجھتے۔ مگر یہ راستہ بہر طور خونچکاں ہے۔ عرب ممالک کھربوں ڈالر امریکہ پر نچھاور کر کے اسے اپنے تحفظ کی ضمانت سمجھے بیٹھے ہیں۔ مگر اہل شعور و دانش اسرائیلی، صہیونی، امریکی، مغربی تاریخ کے آئینے میں سب کچھ ان احمقانہ خوش فہمیوں سے بہت مختلف دیکھ رہے ہیں۔ پاکستان امریکہ سے دوستی کے لیے پیمان استوار کر کے اس کی افغانستان میں شکست کے زخم بھرنے از سر نو چلا ہے۔ رب کی شدید ناراضی مول لے کر۔ امریکہ کی کہہ مکرنیوں کی طویل داستان ہمارے سامنے ہے۔ ازلی ابدی مکر و فریب مجسم ہے۔ پہلے مشرف نے ہمسایہ مسلم ملک کے خلاف امریکی جنگ کا شریک بنایا۔ اب قدس کے نازک مسئلے اور اس کے محافظ مظلوم ترین فلسطینیوں کے اصل اور بڑے دشمن امریکہ کو پہچاننے میں ہم تجاہل عارفانہ دکھا رہے ہیں۔ اللہ سے کچھ مخفی نہیں۔ سرحدوں پر شدید انتشار، آسمان زمین کا دشمنی پر اتر آنا، کمزور ترین سود کی کھائی، قرضوں میں ڈوبی، کرپشن زدہ معیشت۔ خسر الدنیا و الآخرۃ۔

ادھر گورنر سندھ نے ان دگرگوں حالات میں (اندرونِ پاکستان و غزہ) 13 دن مسلسل گورنر ہاؤس کو (آزادی کی خوشی میں!) گانے بجانے کا مرکز بنائے رکھا۔ مسلسل ڈیڑھ گھنٹہ آتش بازی کی۔ عوام جھومتے رہے۔ جیسا راجہ ویسی پرجا! ادھر غزہ کے غم میں یو این (یونیسف) کا اہلکار رو رو کر غزہ کے حالات بیان کر رہا ہے۔ روتا جاتا ہے پھر ہار کر کہتا ہے۔ اور کیا کہوں! (ٹیسوری سے پوچھ لو!) ان حالات میں بھی اسرائیلیوں کو حماس رُلا رہی ہے۔ ایک اسرائیلی اپنے مر جانے والے ساتھیوں کی یاد میں رو رہا ہے۔ جن کی فوجی یونٹ ان کی گھات میں پھنس کر تباہ ہوئی، 15 سے زیادہ دھماکا خیز ڈیوائس لگے تھے وہاں۔

آسٹریا میں مقامی آبادی نے اپنے ایک شہر کا نام غزہ رکھ دیا۔ بورڈ بدل دیا شہر کا! اسرائیلی وزیر سموٹریچ نے کہا: 'اسرائیلی سرحدیں دمشق تک ہونی چاہئیں۔ 7 عرب ممالک، شام، لبنان، اردن، عراق، مصر کا ایک حصہ، سعودی عرب اور کچھ حصہ کویت کا۔ یہ ارضِ موعود ہے۔' نتن یاہو کا خواب، عزم (اور وہم) کہ میں ایک روحانی مشن پر ہوں گریٹر اسرائیل والے (شیطانی، دجالی مشن پر!)

اس کے مقابل ایک سعودی نے کہا: فلسطین میرا مسئلہ نہیں۔ مجھے پرواہ نہیں فلسطین میں کیا ہوتا ہے۔ ادھر برطانیہ میں بوڑھا ترین انگریز۔ نہ منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت، بمشکل بیساکھیوں سے فلسطینی مظاہرے میں گھسٹ رہا ہے۔ (المیہ یہ ہے کہ مسلمان آج 7 آنتوں والا ہے!) اور گورے اہل درد خود کو قصداً بھوکا رکھ کر غزہ کا غم بانٹ رہے ہیں! منافقین خود اپنے ملکوں کے تحفظ سے عاری ہیں۔ اور یہ بوڑھا لڑھکتا لڑھکتا غزہ کے غم میں اس کا عاشق زار بنا اسے 'فولو' کر رہا ہے! اللہ ایسے سب جوان بوڑھے اہل درد کو ایمان سے مالا مال کرے۔ اور ہم؟ 'ترے سینے میں دم ہے دل نہیں ہے!' کے مصداق ہو چکے ہیں۔ کفر نے دنیا کا ذہین ترین مسلم طبقہ، فلسطینی دانشور، شاعر، ادیب، ڈاکٹر، طبی عملہ، حکومتی مشینری کے انتھک کارکن، نوجوان طلبہ، طالبات، حسین خوبصورت ذہین بچے، سب امت سے چھین کر یا شہید کر دیئے یا زندانوں میں جھونک دیئے۔ ہمارے پاس کیا ہے؟ صرف غلام صفت مصنوعی (روبوٹ) ذہانت، مغرب جن کا میکہ بھی ہے، رزق رساں بھی۔ تلچھٹ باقی رہ گئی۔ مسلم ممالک اعلیٰ تر شخصیات کی تشکیل میں بانجھ ہو گئے۔ ایک مکمل انقلاب درکار ہے جو شاید باضمیر مغرب کی کوکھ سے کلمہ پڑھتا اُٹھے گا۔ قیادت حرم اور دمشق، مسجد اموی سے فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ دھرے اترے گی۔ حیرت انگیز دردمندی کی لہر پورے مغرب پر چھائی ہوئی ہے۔ اب فلوٹیلا 44 ممالک کے اتحاد سے چلنے کو تیار ہے۔ غزہ کی مدد، فلسطینیوں سے یک جہتی کو! محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی! یہ بدبودار، بدکردار متعفن دھوئیں کی کالک چھٹ کر رہے گی۔ بھوکے، کمزور، مگر پرعزم فلسطینی۔

سفینۂ برگِ گل بنا لے گا قافلہ مورِ ناتواں کا
ہزار موجوں کی ہو کشاکش مگر یہ دریا کے پار ہوگا!

❁ ❁ ❁

پریس ریلیز 22 اگست 2025ء

شجاع الدین شیخ

قدرتی آفات انسانوں کو جھنجھوڑنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائشیں، تنبیہات اور عذاب ہوا کرتے ہیں

قدرتی آفات انسانوں کو جھنجھوڑنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائشیں تنبیہات اور عذاب ہوا کرتے ہیں۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ اُنہوں نے کہا کہ ملک بھر خصوصاً شمالی علاقہ جات میں طوفانی بارشوں، بادلوں کے پھٹ جانے، سیلابی ریلوں اور لینڈ سلائیڈنگ، جو سب ظاہری اسباب ہیں، اُن کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر تباہی آئی ہے اور انسانی جانوں کا ضیاع ہوا ہے۔ سینکڑوں کی تعداد میں افراد ابھی تک لاپتہ ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں بے گھر ہو چکے ہیں۔ کھیتیاں، مکان اور مال مویشی بہہ گئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قدرتی آفات بعض مرتبہ لوگوں کے گناہوں کے باعث اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب ہوا کرتی ہیں تاکہ کچھ لوگوں کو اُن کے کرتوتوں کا مزہ چکھایا جائے، نیز ان میں تنبیہات بھی ہوتی ہیں تاکہ دوسرے لوگ انفرادی اور اجتماعی سطح پر توبہ کر کے رجوع الی اللہ کریں۔ پھر یہ کہ دنیا کی زندگی ایک امتحان ہے لہٰذا ایسی قدرتی آفات انسانوں کی آزمائش کا ذریعہ بھی بنتی ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ اُن کے رویوں اور ردِ عمل کو جانچ لے کہ وہ مشکل ترین حالات میں بھی صبر سے کام لیتے ہیں یا شور و غوغا کر کے ظاہری اسباب کو ہی ان قدرتی آفات کا ذمہ دار قرار دیتے ہیں اور اپنی زندگی کے رُخ کو گناہ سے ہدایت کی طرف موڑنے کا اہتمام نہیں کرتے۔ بہر حال، ہر دو صورتوں میں ایک سچے مسلمان کو نہ صرف صبر سے کام لیتے ہوئے اللہ سے مدد مانگنی چاہیے اور اپنے گناہوں پر توبہ کرنی چاہیے بلکہ جہاں تک ممکن ہو مشکل میں پھنسے دوسرے افراد کی مدد بھی کرنی چاہیے۔ اُنہوں نے کہا کہ اللہ کی ناراضگی کو دور کرنے کے لیے ہمیں اجتماعی سطح پر بھی غور و فکر کی اشد ضرورت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس ملک کو ہم نے اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا اُس میں نہ صرف یہ کہ اسلام کو اجتماعی سطح پر نافذ نہیں کیا بلکہ سودی معیشت، بے حیائی و فحاشی کو عام کرنے اور آپس کی تفرقہ بازی میں پڑ گئے۔ اُنہوں نے کہا کہ حکومت اور مقتدر حلقوں کا دینی فریضہ ہے کہ پاکستان کو صحیح معنوں میں عدلِ اجتماعی پر مبنی اسلامی ریاست بنائیں، جس کے لیے تحریکِ پاکستان کے دوران بے پناہ قربانیاں دے کر یہ خطۂ زمین حاصل کیا گیا تھا۔ امیر تنظیم اسلامی نے رفقائے تنظیم کو ایک مرتبہ پھر ہدایت کی کہ وہ سیلاب سے متاثرہ افراد اور اُن کے گھرانوں کی بھرپور مدد کریں۔ آخر میں اُنہوں نے سیلاب میں جاں بحق ہونے والوں کی بخشش، اُن کے لواحقین کے لیے صبر اور زخمیوں کی جلد اور مکمل صحت یابی کے لیے دعا کی۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(14 تا 19 اگست 2025ء)

جمعرات 14 اگست: بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب اسلام آباد آمد ہوئی۔ دن میں حلقہ اسلام آباد کے مرکز میں توسیعی مشاورت کے اجلاس کی صدارت کی۔ ناظم اعلیٰ، نائب ناظم اعلیٰ زون شمالی پاکستان، حلقہ اسلام آباد اور پنجاب شمالی کے امراء بھی موجود تھے۔ دوپہر کو لاہور روانگی ہوئی۔

جمعۃ المبارک 15 اگست: صبح کو شعبہ قانونی وانتظامی امور و رابطہ کے اجلاس کی صدارت کی۔ نمازِ جمعہ سے قبل مشیر خصوصی محترم ایوب بیگ مرزا صاحب سے مختصر ملاقات ہوئی۔ خطابِ جمعہ (تقریر) مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی لاہور میں ارشاد فرمایا۔ بعد نمازِ جمعہ مرکزی شعبہ نشر و اشاعت کے اجلاس کی صدارت کی۔ بعد نمازِ مغرب حلقہ لاہور غربی کے زیر اہتمام ''اتحادِ اُمت اور پاکستان کی سالمیت'' کے موضوع پر ایک وسیع مارکی میں عوامی خطاب کیا۔

ہفتہ 16 اگست: صبح کو شعبہ مالیات کے اجلاس کی صدارت کی۔ بعد ازاں ''متفقہ ترجمہ قرآن'' کے معاملات کے حوالہ سے دی علم فاؤنڈیشن کے ٹرسٹیز کے ایک آن لائن اجلاس میں شرکت کی۔ بعد نمازِ ظہر شعبہ نظامت کے اجلاس کی صدارت کی۔ بعد ازاں حلقہ فیصل آباد کے دعوتی دورہ کے لیے روانگی ہوئی۔ بعد نمازِ مغرب مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی فیصل آباد میں ''اتحادِ اُمت اور پاکستان کی سالمیت'' کے موضوع پر خطاب کیا۔

اتوار 17 اگست: صبح کو قرآن اکیڈمی فیصل آباد میں علماء کی ایک نشست کا اہتمام ہوا۔ علماء اور ائمہ مساجد کی اچھی تعداد شریک ہوئی۔ علماء کرام سے ربط وضبط، رجوع الی القرآن، غلبہ دین، انسداد منکرات اور مشترکات پر ہم آواز ہونے جیسے امور پر گفتگو ہوئی۔ ایک مفتی صاحب کی جانب سے ''متفقہ ترجمہ قرآن'' کے معاملات کے سوال پر تفصیلی جواب دیا۔ بعد ازاں منتخب احباب کی ایک نشست کا اہتمام ہوا جس میں تصورِ دین اور دینی فرائض، اجتماعیت کی اہمیت اور مختصراً منہج انقلابِ نبوی ﷺ کے حوالہ سے گفتگو ہوئی۔ شام کو فیصل آباد سے لاہور اور پھر رات کو کراچی روانگی ہوئی۔

منگل 19 اگست: باجوڑ، بونیر اور اطراف کے رفقاء کے لیے اظہارِ افسوس اور ہر حال میں صبر کی اہمیت پر علیحدہ علیحدہ آڈیو پیغام ریکارڈ کر کے نظم کو فراہم کیے۔

معمول کی سرگرمیاں: نائب امیر صاحب سے مستقل آن لائن رابطہ رہا اور دیگر تنظیمی امور انجام دیئے۔ متفقہ نصابِ قرآنی کے حوالہ سے بھی ذمہ داریاں انجام دیں۔ معمول کی ریکارڈنگز کا اہتمام بھی ہوا۔

ضرورت رشتہ

☆ راولپنڈی کی رہائشی شیخ قریشی فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 31 سال، قد 5 فٹ 11 انچ، تعلیم بی اے، شرعی پردہ کی پابند، اُردو بول چال کے لیے دین دار اور پردہ دار فیملی سے نیک لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ برائے رابطہ: 0333-6376535

☆ کراچی میں رہائش پذیر فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 22 سال، تعلیم گریجویٹ کے لیے دینی مزاج کے حامل لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ برائے رابطہ: 0333-1300062

اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کرلیں کہ ادارہ ہذا صرف اطلاعاتی رول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

رفقاء متوجہ ہوں

''مسجد جامعُ القرآن کمپلیکس، پیہونٹ نزد نیلور، اسلام آباد'' میں

05 تا 07 ستمبر 2025ء

(بروز جمعۃ المبارک نمازِ عصر تا بروز اتوار نمازِ ظہر)

نقباء کورس

(نئے و متوقع نقباء کے لیے)

کا انعقاد ہو رہا ہے، زیادہ سے زیادہ رفقاء اس میں شامل ہوں۔

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 0334-5309613/ 051-4866055 / 051-2751014

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم وتربیت: 78-35473375(042)

رفقاء متوجہ ہوں

''مسجد تقویٰ متصل پولیس چوکی گرین ٹاؤن، جمال پور روڈ، گجرات (حلقہ گوجرانوالہ)'' میں

06 تا 12 ستمبر 2025ء (بروز ہفتہ بعد نمازِ عصر تا بروز جمعۃ المبارک 12 بجے)

مبتدی و ملتزم تربیتی کورس

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: ملتزم تربیتی کورس میں درج ذیل موضوعات پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔

گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں:-

☆ اسلام کا انقلابی منشور ☆ جہاد فی سبیل اللہ

☆ تنظیم اسلامی کی دعوت سہ ورقہ (عملی مشق)

زیادہ سے زیادہ رفقاء متعلقہ کورس میں شریک ہوں۔

اور

12 تا 14 ستمبر 2025ء (بروز جمعۃ المبارک بعد عصر تا بروز اتوار نمازِ ظہر)

ذمہ داران ریفریشر کورس

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: درج ذیل موضوع پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ ذمہ داران سے گزارش ہے کہ مطالعہ کر کے تشریف لائیں۔

☆ منہج انقلابِ نبوی ﷺ (صفحات: 1 تا 90)

زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پروگرام میں شریک ہوں۔

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 0334-4600937/053-3600937

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم وتربیت: 78-35473375(042)

پاکستان اور ریاستِ مدینہ کی فکری بنیاد

پروفیسر یوسف عرفان

قیام پاکستان ریاستِ مدینہ کا نمونہ ہے، ان دونوں ریاستوں میں حیران کن ہم آہنگی اور یکجہتی ہے۔ تحریکِ مدینہ ایک فکری اور نظریاتی تحریک ہے جس کو زوال نہیں۔ جس طرح مدینہ منورہ تاقیامت شاد آباد اور پائندہ آباد رہے گا، اسی طرح پاکستان بھی شاد باد اور زندہ باد رہے گا۔ دونوں ریاستوں کی فکری بنیاد قرآن اور اسوۂ حسنہ ہے یعنی اللہ و رسول ﷺ۔ جس کا بہترین اظہار کلمۂ طیبہ میں ہے اور پاکستان کی بنیاد بھی کلمہ طیبہ یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ہے۔ جس طرح مدینہ منورہ کے ازلی اور ابدی دشمن غیر مسلم ہیں، اسی طرح مدینہ ثانی کے ازلی اور ابدی دشمن بھی غیر مسلم ہیں۔ جس طرح مدینہ منورہ کی غیر مسلم آبادی کے ساتھ ریاستی مساوات کا اصول Equal Citizen of the State میثاقِ مدینہ کی بنیاد تھا، اسی طرح بانیٔ پاکستان قائداعظم کی 11 اگست 1947ء کا بیان آئین پاکستان کی بنیاد ہے، جس میں بنیادی انسانی حقوق کا مساوی تحفظ اور ریاستی حقوق وفرائض، ذاتی مذہبی آزادی کی نشاندہی ہے۔ قائداعظم کی مذکورہ تقریر اور میثاق کے نکات ہم آہنگ یعنی ایک جیسے ہیں۔ مدینہ منورہ کی آبادی، شادمانی اور پائندگی کی دعا اللہ کے محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمائی۔ اسی طرح شاہنامۂ اسلام کے شاعر اور قومی ترانے National Anthem کے خالق کے الفاظ پاکستان اور اسلام کے لازم وملزوم ہونے کی دعا ہے۔ قیامِ پاکستان کی دینی اساس کی بنیاد پر قائداعظم کے الفاظ دین و وطن کی یکجائی، یکتائی کا اظہار ہے۔ قائداعظم نے بجا فرمایا کہ: Pakistan is the will of God and the Will of God must be fulfilled. پاکستان مرضیٔ مولا یعنی رضائے الٰہی ہے جو ہو کر رہتی ہے اسی طرح قائداعظم نے قیام پاکستان کے بعد فرمایا کہ ”پاکستان قائم رہنے کے لیے بنا ہے۔ دنیا کی کوئی پاکستان کو ختم نہیں کر سکتی۔

"Pakistan has come to stay. No power on earth can undo Pakistan."

قائداعظم نے پاکستان کے قیام کی فکری اور اسلامی تعلیمات پر مبنی بنیاد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ”پاکستان ہندوؤں کے تعصب، منفی رویے یا نفرت کی پیداوار نہیں بلکہ پاکستان کا وجود ہمیشہ سے ہندوستان میں موجود تھا مگر مسلمان اس شعور کے اظہار سے نا آشنا تھے۔ گو مسلمان صدیوں سے ایک ہی مشترکہ بستی، قصبے اور گاؤں میں رہتے رہے مگر ان کا جداگانہ رہن سہن انہیں ایک متحدہ قوم نہیں بنا سکا اور ہندو، مسلم دو جداگانہ قوم اور شناخت سے رہتے رہے۔ پاکستان کا قیام اس دن عمل میں آ گیا تھا جس دن ایک غیر مسلم (ہندو) نے اسلام قبول کیا تھا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت بھی قائم نہیں ہوئی تھی۔ جب ایک ہندو اسلام قبول کرتا ہے وہ اسی وقت ہندو جاتی یعنی ہندو قوم کے لیے غیر (ناقابل قبول وجود) بن جاتا ہے اور ہندو قوم مذکورہ نومسلم کا مسلمان قوم کی طرح مذہبی، معاشی، معاشرتی اور تہذیبی مقاطعہ، بائیکاٹ کر دیتے ہیں۔“ (بیان 8 مارچ 1944ء) اگر ہم مکہ مکرمہ میں نئی قوم کے تحریکی، فکری اور دعوتی تعلیمات کا مطالعہ کریں تو چودہ سو سال (1400) کی اسلامی زندگی کا وہی منظر دیکھتے ہیں جس کا سامنا ہر ہندوستانی مسلمان کو ہر دور میں رہا، خواہ یہ دور اسلامی حکمرانی کا تھا یا قیامِ پاکستان سے پہلے (برطانوی) اور بعد کا ہے۔ ہندوستان کے ہندو راج اور سماج میں مسلمان کی زندگی کتنی اجیرن اور تکلیف دہ ہے، اس کا اندازہ ہندوستانی مفکرین و مصنفین راشد شاد کی کتاب ”لا یموت“ اور مشرف ذوقی کا ناول ”مرگِ انبوہ“ وغیرہ کو پڑھ کر ہو جاتا ہے۔ نبیٔ مکرم ﷺ کی مکی زندگی کے مناظر بھی ایسے ہی تھے یہی حالتِ زار سیدنا بلال حبشیؓ، حضرت سُمیہ اور دیگر صحابہؓ و صحابیاتؓ کا تھا۔ بیت اللہ شریف کی حاضری پر پابندی اور مشکلات و مصائب کی تصویر ذہن میں رکھیں۔ ہندو بھارت میں مساجد کا انہدام، مسلمانوں کا قتل عام (گجرات) اور دیگر برقتل و غارت کے مناظر ہمارے سامنے ہیں۔ نیز مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کا جہتی مقاطعہ (بائیکاٹ) اور شعب بنی ہاشم میں تقریباً 3 سال محصور ہو کر رہ جانا، آج کے ہندوستانی مسلمانوں کی حالتِ زار کی تصویر ہے۔ کئی ہجرتوں کا سفر اور بالآخر ہجرت مدینہ مسلمان قوم کی ریاست، طاقت، مجاہدانہ مقاوحت اور استقامت کی داستان ہے تقریباً یہی تصویر قیامِ پاکستان کے وقت عظیم ہجرت اور پاک بھارت جنگوں کا تسلسل ایک عظیم فتح (دہلی) کی نشاندہی ہے۔ ہندو بھارت کی حلیف عالمی طاقتیں برطانیہ، روس، امریکہ اور اسرائیل کا پاکستان کے ہاتھوں شکست کا سامنا، دورِ جدید کی جدید مدینہ ریاست کا کمال ہے۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی 16 اگست 1971ء بھارتی اور عالمی سازشوں کا شاخسانہ تھا مگر غدارِ مشرق شیخ مجیب الرحمٰن اور اس کی فیملی کا غیور بنگالی مسلمانوں کی مزاحمتی تحریک کے باعث عبرتناک انجام قیامِ پاکستان کی عظیم اسلامی فکری توانائی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آج کا بنگلہ دیش (مشرقی پاکستان) از سرِ نو 14 اگست 1947ء کے موڑ پر بھرپور مزاحمت اور طاقت سے کھڑا ہے۔ سقوط ڈھاکہ بھارتی سازش سے ہوا مگر بنگالی مسلمانوں نے اس وقت ہندو بھارت کا باقاعدہ حصہ بننے سے انکار کیا اور آج اپنے وطن عزیز میں ہندو بھارت کے خلاف اور اقبال و قائداعظم کے پاکستان کے ساتھ فکری اور نظریاتی ہم آہنگی اور یکجہتی کا عملی اظہار کر رہے ہیں۔ یہی قیامِ پاکستان کی اسلامی فکری بنیاد ہے جو ماضی ہیں زندہ رہی اور آج بھی زندہ و پائندہ ہے۔ خطے میں پاکستان کو وہی مرکزی اہمیت، افادیت اور حیثیت حاصل ہے جو جزیرۂ عرب میں مدینہ منورہ کو حاصل تھی۔ اسی منفرد فکرِ اسلامی کی نشاندہی کرتے ہوئے پاکستان کے قومی شاعر اور مفکرِ اسلام علامہ اقبالؒ نے فرمایا تھا کہ مشرقی اور مغربی ہندوستانی مسلمانوں پر ایک بڑی الٰہی ذمہ داری عائد ہونے والی ہے جس کے لیے فکرِ اسلامی پر مبنی ایک آزاد اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آئے گا۔

خضرِ وقت از خلوتِ دشتِ حجاز آید بروں
کارواں زیں وادیٔ دور و دراز آید بروں
بہ مشتاقاں حدیثِ خواجۂ بدر و حنین آور
تصرف ہائے پنہانش بچشم آشکار آمد

خطے میں آزاد اسلامی ریاست (پاکستان) کی فکری بنیاد کے حوالے سے کہا کہ:

طرح نومی افگند اندر ضمیر کائنات
نالہ ہا کز سینۂ اہلِ نیاز آید بروں!

ماہرِ اقبالیات استادِ گرامی پروفیسر محمد منور ’’طرحِ نو‘‘ کی وضاحت بایں الفاظ کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی ریاست دو قومی نظریے کی بنیاد پر قیام میں آئی تھی، اسی طرح دورِ جدید میں دو قومی نظریے کی بنیاد پر خطے میں ایک آزاد اسلامی ریاست یعنی مدینہ ثانی کا قیام عمل میں آئے گا۔ موجودہ دور میں قومیتی ریاست Nation State نسلی، لسانی، قبائلی، علاقائی اور تہذیبی یکجہتی کی بنیاد پر وجود میں آتی ہیں۔ پاکستان کا قیام دینِ اسلام کی بنیادی تعلیمات پر استوار ہے اور یہی علامہ اقبال کے نزدیک ’’طرحِ نو‘‘ ہے۔ قائداعظم نے اسی فکرِ اسلامی کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ’’ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی انفرادی اور اجتماعی شناخت کسی غیر مسلم معاشرے میں ضم نہ کرے۔‘‘ ہندوستان میں صدیوں سے ہندو مسلم ایک ہی بستی اور دیس میں رہ رہے ہیں مگر ایک دوسرے میں ضم نہیں ہوئے اور یہی جداگانہ شناخت قیامِ پاکستان کی بنیاد ہے۔ جب برطانوی اور امریکی اکابرین نے ایک مجلس میں قائداعظم سے پوچھا کہ "Who is the author of Pakistan?" قائداعظم نے برملا کہا کہ ہر مسلمان Every Musalman۔ قائداعظم نے جواب دیا: "Not by asking, not by begging, not even by more prayers but by working with trust in God, Inshallah; Pakistan is now in your hands"۔ پاکستان برطانوی حکمرانوں کی اجازت یا خیرات اور محض دعاؤں سے نہیں بنا بلکہ اللہ پر یقینِ کامل یعنی ایمان اور توکل سے بنے گا، ان شاء اللہ! 8 مارچ 1944ء، پاکستان معاشرتی یکجہتی کا ثمر ہے۔ یہ پنجابی، بنگالی، بلوچ، سندھی یا پٹھان نہیں بنایا بلکہ سب مسلمانوں نے مل کر بنایا ہے اور اس کی سلامتی اور استحکام بھی فکرِ اسلامی سے وفاداری میں مضمر ہے۔ اور اب پاکستان تمہارے ہاتھ میں ہے یعنی پاکستان مسلمانوں کے ایمان کا بیان اور اظہار ہے اور اس کا بیانیہ فقراء اور فقط فکرِ اسلامی ہے۔ جہاں تک متحدہ ہندوستان کا تعلق ہے تو یہ بھی مکہ مکرمہ کی آبادی کی طرح ذات پات، قبیلہ، چھوت چھات، نسل قبیلہ میں بٹا ہوا ہے۔ قریشی سردار ابولہب، ابوجہل کی طرح ہندو برہمن کی گرفت ہے۔ مسلمانوں کی مکی زندگی بنیادی انسانی حقوق سے محروم تھی۔ اسی طرح مسلمانوں اور کروڑوں اچھوت اقوام کی زندگی بھارت میں بنیادی انسانی حقوق سے محروم ہے۔ جبکہ پاکستان ریاست مدینہ کی طرح معاشی اور جغرافیائی وسائل کا خزینہ ہے۔ سی پیک عالمی تجارتی راہداری ہے جس کی ہندو بھارت کو بھی ضرورت ہے۔ بھارتی نژاد ہندو مورخ پروفیسر ونکٹ دھولی پال Vankat Dhoraphet نے 1915ء میں کیمبرج پریس سے کتاب "Creating a New Madina State Power, Islam and the Quest for Pakistan" لکھی جس میں پاکستان جدید ریاست مدینہ کے عنوان سے ہندو موقف کو بیان کیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ پاکستان ریاست مدینہ کی طرح اسلامی ریاست بن گیا، مگر اسلامی ریاست میں اسلامی نظام کا نفاذ ہونا باقی ہے پاکستان دورِ حاضر کی ریاست مدینہ ہے مگر ابھی غزوات بدر، احد، خندق، حنین، حدیبیہ کے مراحل سے گزر رہا ہے مگر فتح مکہ یعنی دہلی کی فتح ہونا باقی ہے اور بھارت کے مظلوم، محروم مسلمانوں اور دلت کی آزادی کا مرحلہ باقی ہے۔ یہ بات واضح رہے کہ بقول ڈاکٹر بھارت کا مذہبی مستقبل اسلام ہے۔

❀❀❀

جدید تعلیم یافتہ حضرات و خواتین کے لیے دینی علوم کے حصول کا نادر موقع

جاری کردہ: ڈاکٹر اسرار احمدؒ

رجوع الی القرآن کورس

(دورانیہ 10 ماہ)

عرصہ 43 سال سے باقاعدگی سے جاری تعلیمی سلسلہ

مضامینِ تدریس

تعلیمی قابلیت: کم از کم انٹرمیڈیٹ

عمر: کم از کم 22 سال

پارٹ 1 (سالِ اوّل) برائے مرد و خواتین

- تجوید و ناظرہ
- عربی گرامر (صرف و نحو)
- ترجمہ قرآن (مع تفسیری و لغوی توضیحات)
- دورہ ترجمہ قرآن
- قرآن حکیم کی فکری و عملی رہنمائی
- سیرت و شمائل النبی ﷺ
- مطالعہ حدیث و اصطلاحاتِ حدیث
- فکرِ اقبال
- فقہ العبادات
- معاشیاتِ اسلام
- اضافی محاضرات

پارٹ 2 (سالِ دوم) برائے مرد حضرات

- عربی زبان و ادب
- اصولِ تفسیر
- تفسیر القرآن
- اصولِ حدیث
- درسِ حدیث
- اصول الفقہ
- فقہ المعاملات
- عقیدہ (طحاویہ)
- اضافی محاضرات

ایامِ تدریس: پیر تا جمعہ

اوقاتِ تدریس: صبح 8:15 بجے تا 01:00

☆ رجسٹریشن یکم رمضان سے شروع ہے۔ ☆ انٹرویو 01 ستمبر

آغاز کلاسز 02 ستمبر 2025ء (ان شاء اللہ)

نوٹ: بیرونِ لاہور رہائشی صرف مرد حضرات کے لئے ہاسٹل کی محدود سہولت موجود ہے۔ لہٰذا خواہشمند حضرات پہلے سے رجسٹریشن کروالیں۔

ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی خدماتِ قرآنی کا مرکز

زیرِ اہتمام مرکزی انجمن خدام القرآن (رجسٹرڈ) لاہور

قرآن اکیڈمی 36-K ماڈل ٹاؤن لاہور
email:irts@tanzeem.org
مزید تفصیلات کے لئے www.tanzeem.org
03161466611 - 04235869501-3

اخبارِ اسلام

غزہ: اصل صورتحال کیا ہے؟ (بشکریہ: فرینڈز آف فلسطین)

- قابض اسرائیلی فوج 20 لاکھ سے زائد فلسطینیوں کو خوراک اور ادویات کی ترسیل بند کر کے مسلسل 160 دن سے بھوکا رکھ رہی ہے جس سے غزہ کی پٹی میں قحط کی صورتحال سنگین تر ہوگئی ہے۔ میڈیا کے مطابق قابض فوج 44 لنگر خانے بمباری کر کے تباہ کر چکی ہے اور وہاں کام کرنے والے درجنوں افراد کو شہید کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ 57 خوراک تقسیم مراکز پر بھی بمباری کی۔ وزارت صحت غزہ کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق 7 اکتوبر 2023ء سے اب تک اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں 61944 شہید اور 155886 زخمی ریکارڈ کیے گئے ہیں۔ 18 مارچ 2025ء سے آج تک شہداء کی تعداد 10400 اور زخمیوں کی تعداد 43845 تک پہنچ گئی ہے۔ شہداء لقمہ العیش یعنی امدادی قافلوں کے متاثرین کی مجموعی تعداد 1938 اور زخمیوں کی تعداد 14420 سے تجاوز کر چکی ہے۔ بھوک اور غذائی قلت کے باعث ہونے والی مجموعی اموات کی تعداد 258 تک پہنچ چکی ہے، جن میں 110 بچے شامل ہیں۔
- غزہ کے حکومتی میڈیا آفس کے ترجمان نے کہا ہے کہ اسرائیلی قبضہ ایک لاکھ سے زائد بچوں اور مریضوں کو بھوک اور قلت غذا کا نشانہ بنا رہا ہے اور بنیادی غذائی اجناس کے داخلے کو روکے ہوئے ہے۔ وہ اسرائیل کی ''انجینئرنگ آف ڈیتھ'' پالیسی کی سخت مذمت کرتے ہیں اور اس کے تمام نتائج کی ذمہ داری قابض قوتوں اور ان کے حمایتیوں پر عائد ہوگی۔
- حماس نے قابض اسرائیلی افواج کی جارحیت کے خاتمے اور غزہ کے لیے تمام کوریڈورز کھلوانے کے لئے اُمتِ مسلمہ اور دنیا بھر کے حریت پسند عوام سے احتجاجی مہم کو مزید تیز کرنے کی اپیل کی ہے۔
- نتن یاہو نے اسرائیلی ٹی وی چینل 124 کو انٹرویو کے دوران انکشاف کیا کہ گریٹر اسرائیل کا منصوبہ اُس کا تاریخی اور روحانی مشن ہے۔ ہمارے نزدیک یہ سرتاپا شیطانی مشن ہے۔
- قابض صہیونی افواج بھاری مشینری کے ساتھ مقبوضہ بیت المقدس کے علاقے سلوان میں داخل ہو کر مکانات کے انہدام کی کارروائی شروع کر رہی ہیں۔ ہسپتال المعمدانی کے مطابق، ایک اسرائیلی فضائی حملے میں غزہ کے جنوب مشرقی علاقے، الزیتون محلی میں ایک گھر کو نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجے میں 12 افراد شہید ہو گئے۔
- گزشتہ دنوں غزہ کی سرزمین نے اپنی صفوں کے ایک عظیم مجاہد اور خان یونس میں القسام کی النخبہ فورس کے کمانڈر محمد اَبوشمالہ (اَبوصہیب) کو کھو دیا۔ اُن کی جدوجہد اور قربانی کی کہانی جہادِ فلسطین کا روشن باب ہے۔ زخموں سے شہادت تک 2008ء میں ایک ایف-16 طیارے کے فضائی حملے میں وہ شدید زخمی ہوئے۔ حتیٰ کہ انہیں شہید قرار دے کر سرد خانے میں رکھ دیا گیا لیکن وہ زندگی کی طرف لوٹے۔ ایک ماہ تک بے ہوش رہے، بیرونِ ملک علاج کے بعد دوبارہ غزہ لوٹے اور مزاحمت کی راہ پر ثابت قدم رہے، حالانکہ ایک کان کی سماعت ہمیشہ کے لیے ختم ہوگئی تھی۔ معرکہ 2014ء اور ''جزار ال D9'' 2014ء کی جنگ میں مزاحمت کی سب سے یادگار اور دلیرانہ کارروائیوں میں سے ایک وہ لمحہ تھا جب ایک مجاہد نے اسرائیلی بلڈوزر (D9) پر چڑھ کر اُس پر بم نصب کیا، پھر اندر موجود دو فوجیوں کی طرف ہاتھ ہلا کر ''الوداع'' کا اشارہ دیا اور چند لمحوں بعد وہ بم دھماکے سے پھٹ گیا۔

مسلم دنیا سے متعلق دیگر ممالک کی اہم خبریں

- **فلسطین: 160 بچوں کے قتل کا انکشاف:** برطانوی نشریاتی ادارے نے غزہ میں اسرائیلی فوجیوں کی جانب سے 160 بچوں کو گولی مار کر قتل کیے جانے کے واقعات پر جاری کی گئی رپورٹ میں انکشاف کیا ہے کہ 160 میں سے 95 بچوں کو سر یا سینے پر گولی مار کر قتل کیا گیا تھا جن کی عمریں 12 سال سے بھی کم تھیں۔
- **امریکہ: پاک بھارت جنگ بندی برقرار رکھنا آسان نہیں:** امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے کہا ہے، پاکستان اور بھارت کی صورت حال کو روزانہ کی بنیاد پر مانیٹر کر رہے ہیں۔ جنگ بندی برقرار رکھنا آسان نہیں، ہوتا کیونکہ سیز فائر معاہدہ بہت جلد ٹوٹ جاتا ہے۔
- **ایران: آئی اے ای اے سے بات چیت جاری رکھنے کا اعلان:** ایرانی وزارتِ خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے بتایا ہے کہ ایران اقوام متحدہ کے جوہری ادارے (آئی اے ای اے) کے ساتھ مذاکرات جاری رکھے گا اور ممکن ہے آنے والے دنوں میں فریقین کے درمیان مذاکرات کا ایک اور دور ہو۔ واضح رہے کہ جون میں اسرائیل اور امریکہ کی جانب سے 12 روزہ جنگ کے دوران ایران کی جوہری تنصیبات پر بمباری کے بعد سے آئی اے ای اے کے معائنہ کاران مقامات تک رسائی حاصل نہیں کر سکے تھے۔
- **بھارت: یوم آزادی پر اقلیتوں کے خلاف نفرت انگیز پراپیگنڈا کیا گیا:** ریاست گجرات کے ایک سکول میں جشن آزادی کی تقریب، اُس وقت رسوائی کا باعث بن گئی جب ایک ڈرامے میں برقعے میں ملبوس مسلمان لڑکیوں کو دہشت گرد کے طور پر پیش کیا گیا۔ والدین، بچوں اور مقامی شہریوں کے سامنے پیش کیے جانے والے اس ڈرامے کی لوگوں نے مذمت کی جس میں مسلمانوں کی توہین کی گئی۔
- **اسرائیل: نیتن یاہو بوکھلا گئے:** اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے سوشل میڈیا پر لکھا ہے کہ ''تاریخ البنیس کو ایک کمزور سیاست دان کے طور پر یاد رکھے گی جس نے اسرائیل کو دھوکہ دیا اور آسٹریلیا کے یہودیوں کو تنہا چھوڑ دیا'' واضح رہے کہ یاہو کی یہ بوکھلاہٹ اُس وقت سامنے آئی ہے جب آسٹریلیا نے فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا اور ایک اسرائیلی قانون ساز کا ویزا منسوخ کر دیا۔ ادھر غزہ میں جنگ بندی کے لیے اسرائیل میں ملک گیر ہڑتال کی گئی۔ تل ابیب میں فوجی ہیڈ کوارٹرز کے باہر بڑی تعداد میں مظاہرین جن میں اسرائیلی یرغمالیوں کے اہلخانہ بھی شامل تھے، جنہوں نے ''غزہ میں جنگ روکو''، ''یرغمالیوں کو واپس لاؤ'' کے پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے۔
- **اقوام متحدہ: پاکستان اور مائکرونیشیا کے درمیان سفارتی تعلقات قائم:** پاکستان اور مغربی بحر الکاہل میں واقع جزیرہ نما ملک مائکرونیشیا کے درمیان باضابطہ طور پر سفارتی تعلقات قائم ہو گئے۔ پاکستان کے مستقل مندوب برائے اقوام متحدہ سفیر عاصم افتخار احمد اور وفاقی ریاستِ مائکرونیشیا کے مستقل مندوب سفیر جیم ایس۔ لپوے نے نیو یارک میں مشترکہ اعلامیہ پر دستخط کیے جس کے ذریعے دونوں ممالک کے تعلقات کو باضابطہ شکل دی گئی۔
- **امارات اسلامیہ افغانستان: طالبان حکومت کے چار سال:** افغان طالبان کے اندرونی خطرات کے باوجود اقتدار میں واپس آئے چار سال مکمل ہو گئے۔ الحمدللہ! طالبان رہنما ہبیت اللہ اخونزادہ نے اپنے بیان میں کہا افغانوں نے ملک میں مذہبی قانون کے قیام کے نام پر کئی دہائیوں تک مشکلات کا سامنا کیا، جس نے شہریوں کو ''بدعنوانی، جبر، غصب، منشیات، چوری، ڈکیتی اور لوٹ مار'' سے بچایا۔ یہ عظیم الٰہی نعمتیں ہیں جنہیں ہمارے لوگوں کو فراموش نہیں کرنا چاہیے اور یوم فتح کی یاد میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کریں تا کہ ان نعمتوں میں اضافہ ہو۔

تحقیق: خالد نجیب خان (معاون مرکزی شعبہ نشر و اشاعت)

NGOs and economic coercion. Western states can apply pressure on 'rogue' states who are in non-compliance with UN Human Rights so that they 'get in line' with the agenda. Threatening harms and offering benefits, Western states demand that non-Western states comply with evolving UN norms, allow NGOs to operate within their borders, cooperate with these NGOs, and heed NGO recommendations. Many scholars have argued that modern global governance resembles colonialism, especially as it relates to Muslims.

In order to not be placed under sanctions—and for the flow of knowledge, technology and loans from the IMF—Muslim states have succumbed to the pressure of the international system. This is why we are witnessing so much change within certain 'conservative' Arab countries with "visions" for 2030. The West does not mind authoritarian regimes who keep their populations in check, as long as they liberalize and open up their society to western cultural influence, i.e., "human rights."

We need to be aware of the game that is being played and the 'reformed' and watered-down Islam that it is producing. An Islam that is becoming a tool for the elites to utilize as they please to control the masses and not an Islam that is a threat to the corrupt and wicked.

Source: *Monthly, The Islamic Review*

گوشۂ انسدادِ سود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اوران کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

اس سے مراد یہ ہے کہ اگر تانبے کے سکے کی گردش رک جائے یا فلوس کی وقعت اس کی قدرِ عرفی کے مقابلے میں کافی کم ہو جائے تو پھر وسیلۂ مبادلہ اور store of value کے طور پر ان کی حیثیت ختم ہو جائے گی' اور انہیں ثمن اصطلاحی یا زرِ قانونی تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ ایسی صورت میں' سودا کاری کے وقت رائج فلوس کی اصل قیمت ادا کرنا ہوگی۔ جب تک کرنسی کی قدر افراطِ زر کی معمول کی اُن حدود کے اندر رہے گی جنہیں اس اصول کے تحت طے کیا گیا ہے' اس کی latent value میں کسی قسم کے فرق کو نظر انداز کرتے ہوئے تمام لین دین' ادائیگیاں اور repayments کرنسی کی قدرِ عرفی کی بنیاد پر ہوں گی۔ تاہم' جیسے ہی افراطِ زر مقررہ حدود سے تجاوز کرتے ہوئے hyper inflation کے حلقے میں داخل ہوگا' یہ غبن فاحش کا سبب قرار پائے گا۔ یہ ایک استثنائی صورتحال ہے جسے عمومی حالات پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

عہدِ حاضر کے مسلم سکالرز کو درپیش افراطِ زر جیسے اہم مسئلے کے سلسلے میں معزز عدالت کی یہ توضیح ایک قابل قدر اجتہاد کا درجہ رکھتی ہے۔ مسئلے کے حل کے لیے یہ ایک معتدل اور متوازن نقطۂ نظر ہے۔ عدالت نے معمول کے افراطِ زر میں قرض خواہ کے نقصان کی تلافی کا حق تسلیم نہیں کیا جبکہ hyper inflation میں یہ گنجائش رکھی ہے کیونکہ موخر الذکر صورت میں افراطِ زر کی شرح منصفانہ حدود سے تجاوز کر جاتی ہے۔

(جاری ہے)

بحوالہ: ''انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال'' از حافظ عاطف وحید

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 1216 دن گزر چکے!

دعائے مغفرت

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

☆ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کی مقامی تنظیم مردان کے رفیق محترم ساجد علی کی خالہ وفات پا گئیں۔ برائے تعزیت: 0333-9322384

☆ حلقہ بہاول نگر، ہارون آباد وسطی کے سینئر رفیق محترم محمد رمضان کے بہنوئی وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0341-6697895

☆ حلقہ ملاکنڈ، دیر بالا میں پولیس گاڑی پر حملے میں محترم محمد فہیم خان کا بھتیجا شہید ہو گیا۔

☆ حلقہ کراچی وسطی، راشد منہاس جوہر 2 کے نقیب محترم ذیشان احمد کی نانی صاحبہ وفات پا گئیں۔ برائے تعزیت: 0300-3375050

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَاَدْخِلْهُمْ فِيْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمْ حِسَابًا يَّسِيْرًا

محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا 1996ء میں جاری کردہ

ترجمہ قرآن حکیم کورس

اب بذریعہ واٹس ایپ

مشترک، یکساں الفاظ اور تین رنگوں کی مدد سے گرامر کے بغیر صرف علامات کے ذریعے

Quran Academy, 36K Model Town, Lahore
Whatsapp No. 03334470224, 03094036972
distancelearning@tanzeem.org
www.QuranAcademyLahore.com

Unseen war

"Universal" Western Human Rights: A Tool for Governing Muslims

By Abu Zakariya

Most Muslims are unaware of the huge role the so called "universal" Western Human Rights have had on the Muslim way of thinking. Human Rights have in fact played both a secularizing and governing role in the lives of Muslims. In fact, liberalism developed a "distinctive policy for governing Muslim populations" from the colonial era until today.

During the colonial era, Western states came to dominate and occupy territories all over the world in a project they called the "civilizing mission," i.e., they saw it as their mission to occupy the rest of the world and 'teach' them Western liberal values. As we know, this 'civilizing' mission led to the ethnic cleansing of local populations like the Aborigines and the American Indians. Yet, to this very day, we are still being told that the Europeans were the civilized ones, and the conquered people were the "barbarians."

The Western colonizers developed distinct policies for governing Muslim populations known as "Muslim Policy." Today this policy continues to exist, but it does so under the guise of "human rights," "religious reform" and "counterterrorism." We often think that Western rule over Muslim lands ended with the decolonization after World War II. Nothing could be further from the truth.

During the colonial era, Western occupation was very direct. Foreign troops were present, you could see the occupier, and you knew exactly who was doing the oppression. Western elites travelled to Muslim lands and colonized the 'Orientals.' After World War II, a decolonization of former imperial territories took place, and nations were given 'independence.' This has led to the misconception that we no longer have imperial rule. That 300 years of empire and colonization has somehow not left its mark on the former colonies. The age of empire may be over, but this has given way to a new form of imperialism, a subtle, more elusive form of indirect rule.

One of the successes of the liberal ideology is that it has forged an image for itself as being against imperialism, authoritarianism, ethnocentrism, and racism. In fact, liberal ideology encourages these things, especially in former colonies where the local populations are deemed as being too unruly and unfit to manage their own affairs. Until they have become completely 'civilized' and adopted liberal values wholesale, they cannot rule themselves. Thus authoritarianism, dictatorship and military rule is needed to keep them in place until they have fully surrendered their "premodern" ways. This is why we have dictatorship in Muslim lands.

Shortly after the creation of the UN, the "Universal" Human Rights were declared. In the liberal ideology, human rights are considered to be constantly changing and "progressing." What was once deemed abhorrent or repulsive may now be seen as "normal" and as a "human right." For instance, LGBT rights are recognized today as human rights based on the Universal Declaration of Human Rights and other international human rights treaties.

In order to be part of the international system, Muslim states are expected to "gradually adjust their constitutions and legal codes to incorporate UN human rights legislation." Pressure is applied upon Muslim states to comply, and this is done via

Vol: 34 Regd. No. C.P.L NO.114 No.32

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore